العلماء ورثة الانبیاء

تذکرہ

سیدی محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

(قلم)

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

درود شریف والی مسجد محمد پورہ فیصل آباد 041-2637239

نام کتاب	تذکرہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
مصنف	حضرت قبلہ مفتی محمد امین مدظلہ
کمپوزنگ	حافظ محمد ثاقب
قیمت	40 روپے



مکتبہ سلطانیہ درود شریف والی مسجد محمد پورہ فیصل آباد 041-2637239




العلماء ورثة الانبیاء

علماء انبیاء کی وراثت ہیں

تذکرہ

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف

حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد

مکتبہ سُلطانیہ دُرود شریف والی مسجد محمد پورہ فیصل آباد 041-2637239




بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین
وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی نبیہ
ورسولہ وحبیبہ الذی قال العلماء ورثۃ الانبیاء
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان العلامہ الحاج ابوالفضل مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مفصل سوانح حیات بنام تذکرہ محدث اعظم پاکستان شائع ہو چکی ہے جس کو اخی فی اللہ حضرت مولانا جلال الدین زید شرفہ نے پوری محنت اور جانفشانی سے ترتیب دیا ہے ذوق والے احباب اس کا مطالعہ کریں۔

فقیر ابوسعید غفرلہ کے سینہ میں بھی کچھ یادیں اس عاشق رسول ﷺ کی پنہاں ہیں وہ اختصار کے ساتھ فقیر سپرد قلم کر رہا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ فقیر نے اس کتابچہ میں سترہ عنوان قائم کئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

فہرست مضامین

پہلا عنوان

﴿اخلاق حسنہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر ابوسعید غفرلہ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ مطابق اگست ۱۹۴۸ء میں سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کا قیام عارضی طور پر اس جگہ تھا جہاں صابریہ سراجیہ سکول قائم ہے آپ اکیلے ہی بالائی کمرہ میں رونق افروز تھے۔

(اس لحاظ سے جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور کا پہلا طالب علم فقیر ہے) فقیر غفرلہ نیچے برآمدہ میں بیٹھ گیا اور رعب طاری ہوا کہ کہاں وہ بریلی شریف کا شیخ الحدیث اور کہاں میں ایک ادنیٰ سا طالب علم بدیں وجہ اوپر جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی آخر کار

یہ سوچ کر کہ یہاں تک پہنچ گیا ہوں تو اوپر جانے کے سوا چارہ نہیں۔ فقیر سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اچانک سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز ظہر کیلئے اوپر سے اتر رہے تھے آپ نے جب دیکھا تو بازو پھیلا دیئے اور فقیر کو گلے سے لگالیا۔ اس کریمانہ شفقت اور خلق کو دیکھ کر فقیر بہت متاثر ہوا آپ نے فرمایا: اوپر سامان رکھو پہلے نماز ادا کر لیں فقیر کو وہ نقشہ اب بھی یاد ہے اور آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے آپ نے پاؤں مبارک میں باٹا کے سلیپر اور سر مبارک پر تولیہ جس کی دونوں طرفیں کانوں کے اوپر تھیں ہاتھ مبارک میں سلور کا لوٹا تھا۔ آپ نیچے تشریف لائے اور نماز ظہر باجماعت ادا کی۔

شام کا وقت ہوا تو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقیر سے پوچھا صوفی صاحب کتنی روٹی کھاؤ گے؟ دفعۃً فقیر کی زبان سے نکلا ایک روٹی کھاؤں گا یہ سن کر سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بندہ خدا ایک روٹی کھاؤ گے تو کیا پڑھو گے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر دائیں

ہاتھ کی انگلیاں مار کر فرمایا بندہ خدا خوب کھاؤ خوب پڑھو۔ پھر آپ
نے مجھے چار آنے عنایت فرمائے فقیر تنور سے چار روٹیاں بمع
سالن لے کر حاضر ہوا اور اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا اور یہ سلسلہ کئی دن
تک چلتا رہا پھر کئی دیگر طلبہ بھی پہنچ گئے اور حدیث پاک کے
اسباق شروع ہو گئے کچھ دنوں بعد فقیر بیمار ہو کر واپس لاہور اپنے
گھر چلا گیا اور کئی ماہ تک بیمار رہا ازاں بعد جب کچھ صحت ہوئی تو
والدین کریمین رحمہما اللہ تعالیٰ سے لائلپور آنے کی اجازت مانگی۔
والدین رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لائلپور دور ہے اس لئے بہتر ہے
لاہور کے کسی مدرسے میں حدیث پاک پڑھ لو۔ چنانچہ فقیر نے
لاہور میں ہی حدیث پاک پڑھنے کا ارادہ کر لیا میرے بڑے بھائی
الحاج مولانا محمد منشا صاحب مدظلہ نے سائیکل پر بستر رکھ لیا اور
مجھے بس پر بٹھا دیا۔ فقیر بھائی صاحب سے پہلے لاہور کی ایک اہل
سنت کی دینی درسگاہ میں پہنچ گیا دیکھا کہ اس درسگاہ کے شیخ
الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسباق سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے فقیر
نے سلام عرض کیا آپ نے استفسار فرمایا کہ کیسے آنا ہوا۔ فقیر نے

عرض کیا پڑھنے کے لئے آیا ہوں فرمایا کیا پڑھو گے عرض کیا دورہ
حدیث شریف پڑھنا ہے فرمایا بندہ خدا چار دن روٹیاں کھاؤ گے
اور چلے جاؤ گے تھوڑی دیر کے بعد محترم بھائی صاحب بھی پہنچ گئے
ان کی موجودگی میں دوبارہ عرض کرنے پر پھر وہی فرمان دہرایا گیا
یہ سن کر بھائی صاحب نے فرمایا اٹھو چلیں اور جب ہم اٹھنے لگے تو
فرمایا نیچے کمرہ ہے اگر رہنا ہو تو دیکھ لو۔ کمرہ دیکھا وہ ہوادار نہیں تھا
بھائی صاحب نے فرمایا چلو واپس چلیں اور جب ہم سرکلر روڈ پر
پہنچے تو ایک بس والا لائلپور کی صدا لگا رہا تھا۔

لائلپور کا نام سن کر فقیر کو جوش آگیا اور بھائی صاحب سے
عرض کیا آپ بستر بس پر رکھیں اور والدین کو فقیر کا سلام عرض
کردیں۔ اور جب فقیر لائلپور پہنچا تو رات ہو چکی تھی رات جامعہ
میں بسر کی اور اس وقت سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے جھال پر مکان کرائے پر لے رکھا تھا۔ حضرت صاحب گھر
تشریف لے جا چکے تھے صبح جب سورج چڑھ چکا تو کسی نے آواز دی کہ
حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ فقیر سن کر بازار کی طرف

بھا گا اور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تلاش کرتا رہا کسی نے پوچھا کیا ڈھونڈ رہا ہے میں نے کہا حضرت صاحب کو دیکھ رہا ہوں اس نے کہا وہ تو مسجد میں تشریف لاچکے ہیں اور اسباق بھی شروع ہو چکے ہیں۔ فقیر جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسجد کے کونے میں تپڑی تنی ہوئی ہے (کیونکہ شاہی مسجد پر چھت نہیں تھی) اور اس تپڑی کے نیچے بریلی شریف کی عظیم درسگاہ کا صدر تپتی دھوپ میں حدیث پاک پڑھا رہا ہے اور جب فقیر سامنے ہوا تو سیدی محدث اعظم پاکستان نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور فقیر پر تقصیر کو گلے لگا لیا اور اسباق کا جب وقفہ ہوتا اظہار مسرت فرماتے ہوئے فرماتے مولوی معین صاحب دیکھو کیا اچھا ہوا کہ صوفی صاحب آگئے ہیں بار بار یوں فرماتے رہے فقیر اس مشفقانہ انداز سے ایسا متاثر ہوا کہ مجھے لاہور بھول ہی گیا۔ فقیر کی نظر میں لاہور والے شیخ الحدیث بھی بہت بڑے عالم تھے مگر اخلاق حسنہ جو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں دیکھے وہ مثالی تھے اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

(۲)

ایک مرتبہ چک جھمرہ کے ایک گاؤں کے نمبردار صاحب جنھوں نے اپنی ہی زمین میں مسجد بنا رکھی تھی اور خود ہی اس مسجد کے امام تھے وہ جامعہ رضویہ میں حاضر ہوئے اور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے عرض کیا کہ میں اپنے گاؤں میلاد شریف کرانا چاہتا ہوں لہذا بیان کے لئے کسی عالم کو بھیج دیں تو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فقیر کو ساتھ جانے کا حکم دیا وہاں رات میلاد شریف ہوا صبح جب نمبردار صاحب موصوف فقیر کو وداع کرنے کے لئے نکلے تو واقعہ سنایا کہ پہلے ہم مسلک دیوبند کے مولوی یونس صاحب کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے لیکن جب سنا کہ لائلپور میں ایک اور عالم دین تشریف لائے ہیں یہ سن کر میں نے دل میں ٹھانی کہ دونوں کا موازنہ کیا جائے

دونوں علماء میں سے جس کا خلق اچھا ہوا اسی کے ساتھ روابط رکھے جائیں یہ سوچ کر میں گھر سے نکلا مولوی یونس صاحب کے ہاں تو پہلے سے آنا جانا تھا مگر اخلاق کا موازنہ کرنے کے لئے میں عبد اللہ پور جہاں مولوی صاحب کا مدرسہ اور قیام تھا پہنچا سلام کیا اور بیٹھ گیا تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھا اور جامعہ رضویہ پہنچا اور یہ میری حاضری پہلی بار تھی نہ میں نے حضرت مولانا سردار احمد صاحب کو کبھی دیکھا نہ انہوں نے کبھی مجھے دیکھا نہ کبھی ملاقات ہوئی تھی میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا آیئے چوہدری صاحب آیئے آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں بیٹھیں اور ساتھ ہی قاری غلام نبی کو فرمایا جاؤ چوہدری صاحب کے لئے چائے لاؤ مجھے چائے پلائی گئی اور مجھے دو ۲ منٹ میں ایسا گرویدہ کیا کہ میں تازندگی انہیں کا ہو کر رہ گیا اور ایسا خلق میں نے کہیں نہیں دیکھا۔

(۳)

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں قدرت

نے ایسے اخلاق کریمانہ ودیعت رکھے ہوئے تھے کہ دیکھنے والے دوست دست بدنداں رہ جاتے۔ آپ چھوٹے چھوٹے طلباء کو بھی مولانا کے لقب سے یاد فرماتے نیز جب آپ دارالحدیث میں حدیث پاک کا درس دیتے تو دوران درس دوسرے کی طرف توجہ نہ فرماتے بعض احباب گاؤں اور چکوں سے آتے اور آکر بیٹھ جاتے جب آپ حدیث پاک کے درس سے فارغ ہوتے تو پھر آنے والے احباب سے خیریت پوچھتے اور ایسے میٹھے انداز میں پوچھتے کہ آنے والے حیران رہ جاتے اور ان آنے والوں میں بعض عرض کرتے ہم نے فتویٰ لکھوانا ہے تو آپ یوں نہ فرماتے کہ جاؤ نیچے دارالافتاء میں جا کر لکھوا لو بلکہ کسی طالب علم سے فرماتے مولانا دیکھو یہ صاحب گاؤں سے آئے ہیں انہیں دارالافتاء معلوم نہیں لہٰذا ان کو دارالافتاء میں لے جاؤ اور مفتی صاحب کو کہو ان کو فتویٰ بھی لکھ دیں اور ان کو چائے بھی پلائیں۔ سبحان اللہ اللہ رب العالمین نے کتنے بلند اخلاق عطا کئے ہوئے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ دائمۃ

دوسرا عنوان

﴿اتباع سنت﴾

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سنت مصطفےٰ ﷺ کے دل وجان سے دلدادہ تھے ہر قول ہر فعل ہر حرکت حتی کہ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، وضع قطع، حجامت، لباس، رفتار، گفتار سب کچھ سنت رسول ﷺ کے مطابق تھا۔

﴿لباس مبارک﴾

آپ کا لباس مبارک سنت کے مطابق ہوتا آپ شرعی پاجامہ پہنتے جو کہ نصف پنڈلی تک ہوتا اور آپ موزے (جرابیں) بھی عموماً پہنتے اور اکثر اوقات جرابوں اور پاجامہ کے پائنچے کے درمیان خلاء رہ جاتا فقیر بسا اوقات دیکھتا تو سوچتا کہ یہ لباس اگر کسی اور نے پہنا ہوتو کتنا بھدا لگے لیکن آپ کے جسم مبارک پر ایسا جچتا کہ دیکھنے والے ششدر رہ جاتے۔ آپ عموماً سرخ رنگ (لال کھل) کا جوتا استعمال فرماتے۔ سفر میں چھڑی ہاتھ میں ہوتی صدری اور

اچکن بھی پہنتے۔ گھڑی پاس نہ رکھتے نہ کلائی والی نہ جیبی۔ ضرورت ہوتی تو ساتھی سے وقت دریافت کر لیتے۔

ٹوپی پر عمامہ باندھتے۔ کبھی بھی آپ کو بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھے نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہاں نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں صرف ٹوپی سر مبارک پر پہن لیتے۔ گاہ گاہ دستانے بھی استعمال فرماتے۔ کرتہ مبارک کھلا تریزوں والا زیب تن کرتے۔ عمامہ مبارکہ کے اوپر باریک کپڑے کی چادر بھی اوڑھتے۔

کھانا

آپ سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے کرسی پر بیٹھ کر کھانا نہ کھاتے بلکہ اس کو انگریزوں کا طریقہ فرماتے۔ آپ ہر ماہ امام الاولیاء سرکار داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے اور اگر لاہور کسی جلسہ وغیرہ پر جانا ہوتا تو حاضری دیئے بغیر نہ آتے لیکن یہ حاضری اس ماہوار حاضری میں شمار نہ فرماتے بلکہ ہر ماہ کی حاضری کے لئے الگ پر

قصداً جاتے۔ آپ کے ساتھ ایک خادم بھی ہوتا ایک مرتبہ فقیر
ساتھ تھا جب دربار داتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہنچے تو آپ نے حوض
سے تازہ وضو کیا۔ اور مزار شریف کی طرف دست بستہ روانہ ہوئے
راستہ میں کئی احباب سامنے آئے اور مصافحہ کرنے کے لئے آگے
بڑھے مگر آپ نے صرف ہاتھ آگے بڑھائے آپ کسی کی طرف
متوجہ نہ ہوئے۔ مزار شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ پر
کھڑے ہوگئے اور کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد پچھلے پاؤں پیچھے کو
ہٹ گئے۔ اتنے میں وہاں کے احباب نے ایک کمرہ خالی کر کے
صفائی کردی اور آپ اس کمرہ میں جلوہ افروز ہوگئے اور غالباً عصر
پڑھ کر وہاں سے روانہ ہو کر اسٹیشن پر پہنچے۔ لاہور سے مغرب کے
بعد لائلپور کے لئے ریل گاڑی فاسٹ پسنجر چلتی تھی فقیر نے ٹکٹ
لے لئے اور ریل گاڑی میں بیٹھ گئے۔ فقیر نے اسٹیشن سے ہی
ایک نان فروش سے چند روٹیاں اور سالن لے لیا اور ریل گاڑی
میں حاضر ہوگیا۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے بنچ پر بیٹھنے کے لئے فرمایا اور کھانا شروع کرنے سے پہلے فرمایا

کہ یہاں بچے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے لہذا اہم اس بچ کو فرش تصور کر لیتے ہیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ میں نے یہ وضاحت اس لئے کر دی ہے کہ مبادا تو کسی وقت کہہ دے کہ سردار احمد نے کرسی پر بیٹھ کر کھایا تھا میں کرسی پر بیٹھ کر کھانا پسند نہیں کرتا۔

یہ تھا جذبہ اتباع سنت۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ دائمۃ

مسجد میں داخلہ

جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے لیکن یہ بھی سنت ہے کہ جوتے میں پہلے دایاں پاؤں داخل کیا جائے بدیں وجہ آپ پہلے بایاں پاؤں مسجد سے نکال کر بائیں جوتے کے اوپر رکھ لیتے اور پھر دایاں پاؤں نکال کر دائیں جوتے میں پہن کر بایاں پاؤں جوتے میں داخل کرتے اور کسی صورت بھی خلاف سنت نہ ہونے دیتے۔

ایک مرتبہ آپ فجر کی اذان سے پہلے دولت خانہ سے نکلے

تا کہ ریل پر سوار ہو کر سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ کے دربار مبارک پر حاضری دیں ابھی آپ دروازہ سے نکل کر مسجد کے صحن کے محاذ پر پہنچے تو منشی فضل دین مرحوم نے فجر کی اذان شروع کر دی آپ وہیں سے واپس ہو گئے کیونکہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے میں کراہت ہے اور پھر نماز کے بعد بذریعہ بس عازم لاہور ہوئے۔

کھانے میں سنت کا لحاظ

محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے بیان کیا کہ ایک دن آپ کے کسی عقیدت مند نے آپ کی دعوت کی۔ (آپ چاول، کھیر وغیرہ کھانے سے اجتناب فرماتے تھے) جب اس عقیدت مند کے گھر پہنچے تو اندازہ ہوا کہ اس کے گھر میں غربت نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں اس صاحب خانہ نے ایک چارپائی پر ترپال بچھا کر اس پر بٹھا دیا اور کھیر پیش کی جو کہ پانی میں پکی ہوئی تھی سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انگلی سے اس کھیر کو چکھتے

جاتے اور ساتھ فرماتے جاتے ماشاء اللہ کیسا بہترین کھانا پکا ہے اور کتنی محبت سے پکایا ہے صوفی صاحب۔ موصوف بیان کرتے ہیں جب میں نے یہ کلمات سنے تو میری ہنسی نکل گئی تو آپ نے سرزنش فرماتے ہوئے فرمایا: صوفی صاحب آپ کو کیا معلوم کہ اس بیچارے نے یہ کس محبت سے پکایا ہے یہ تھی تواضع اور اتباع سنت کہ کھانے میں عیب مت لگاؤ۔ رحمۃ اللہ علیہ وافاض علینا من فیوضانھم وبرکاتھم السامیہ۔

آپ جاندار کی تصویر کو بنانا ہونا اعزاز آپاس رکھنا ناجائز جانتے تھے بلکہ آپ دیکھنا بھی ناپسند کرتے تھے۔ اگر کسی عقیدت مند کے بلاوے پر اس کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا تو آپ گھر میں داخل ہوتے وقت غور سے دیکھتے کہ کہیں جاندار کی تصویر تو نہیں اگر جاندار کی تصویر دیکھ لیتے تو اندر داخل نہ ہوتے بلکہ فرماتے کہ اس تصویر کو ہٹاؤ۔ اس کو کمرہ سے نکال دو یا الٹ دو زاں بعد آپ کمرہ (بیٹھک) میں داخل ہوتے۔ اور آپ اخبار نہیں پڑھتے تھے لیکن اگر کوئی اہم خبر ہوتی تو اخبار دکھانے والا اخبار کو یوں لپیٹ کر

پیش کرتا کہ کوئی تصویر سامنے نہ آئے۔ رحمۃ اللہ علیہ
ورضی عنہ مولاہ الکریم۔

تیسرا عنوان

محنت

اخی فی اللہ حضرت مولانا معین الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ
نے بتایا کہ جب آپ اجمیر شریف تعلیم حاصل کرتے تھے اس
دوران آپ کی محنت کا یہ عالم تھا کہ نماز عشاء کے بعد آپ سامنے
کتاب رکھ کر بیٹھ جاتے اور مطالعہ کرتے ہوئے بسا اوقات فجر کی
اذان ہو جاتی اور اس محنت ولگن کو دیکھ کر حضرت فقیہ اعظم
صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے (طباخ) لانگری
کو حکم فرما دیا تھا کہ سردار احمد کو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھلا دیا کرو
تا کہ اس کے مطالعہ میں حرج نہ ہو اور سیدی محدث اعظم پاکستان
رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں فقہ کی کتاب منیۃ المصلی
پڑھا کرتا تھا ساتھ فتاوی شامی کا بھی مطالعہ کیا کرتا تھا

نیز فرمایا کرتے تھے کہ دوران تعلیم اپنے گھر دیال گڑھ ضلع گورداسپور سے مجھے خطوط آتے تو میں ایک مٹکے میں ڈالتا رہا پڑھتا نہیں تھا اور جب تعلیم سے فارغ ہوا تو سب خطوط ایک ہی مرتبہ پڑھ کر سب کے لئے دعاء کردی۔ کیونکہ کسی خط میں لکھا تھا فلاں بیمار ہے کسی میں فلاں فوت ہوگیا ہے وغیرہ۔

الحاصل اسی محنت کی بدولت آپ محدث اعظم پاکستان بن گئے۔ نیز آپ عام مدرسین کی طرح نہ کرتے کہ ایک کتاب جب دو تین بار پڑھائی تو اب مطالعہ کی ضرورت نہیں بلکہ آپ نے سالہا سال تک حدیث پاک پڑھائی لیکن کیا مجال کہ کسی وقت بھی بغیر مطالعہ کے پڑھائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پرانوار کو جنت کا باغ بنائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے۔

بجد لا بجد کل مجد وبغیر الجد لا نکسب المعالی۔

(۲)

ملتان شریف سے ایک ماہنامہ نکلتا تھا اس میں ایک مضمون سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھا گیا جس میں بعض باتیں نازیبا تھیں اور یہ واقعہ غالباً محرم ۱۳۷۰ھ کا ہے یہ مضمون جب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ نے پڑھا تو رسالہ لے کر سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ حضور نے جب دیکھا تو کبیدہ خاطر ہوئے اور پھر مجھ فقیر کو بلایا اور ہم دونوں کو حکم دیا کہ اس کے متعلق کچھ لکھو۔ نیز فرمایا کہ میرے کتب خانہ سے فلاں فلاں کتاب نکال کر تپائی پر رکھ جاؤ اور کافی ساری کتابوں کے نام لئے ہم نے وہ کتابیں نکال کر رکھ دیں اور چھٹی کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ صبح جب حاضر ہوئے تو فرمایا میری کتابوں پر نشان لگے ہوئے ہیں ان حوالہ جات کو اکٹھا کرو اور مضمون بناؤ۔ ہم نے جب کتابیں دیکھیں تو

جگہ جگہ بے شمار نشان لگے ہوئے تھے ہم نے عرض کیا حضور یہ کب نشان لگائے ہیں فرمایا یہ میں نے آج رات مطالعہ کر کے نشان لگائے ہیں۔ یہ سن کر ہم حیرت میں کھو گئے کہ ایک رات میں اتنا مطالعہ اور پھر کتب حدیث کا مطالعہ بھی ساتھ کیا۔ پھر آپ نے مضمون لکھوانا شروع کیا اور وہ دس مقالے مرتب ہوئے ان میں سے پہلی قسط صاحب مضمون کو بھیجی کہ یا تو اس کا جواب دو یا پھر توبہ کرو وہ مضمون جب معترض نے پڑھا تو اگلے ہی شمارے میں توبہ نامہ لکھ کر شائع کر دیا۔ یہ تھا مسلک کا درد اور پھر وہ دس مقالے فقیر کے پاس رہے بعد میں حضرت مولانا مفتی مختار احمد صاحب نے فقیر سے لے لئے اور سننے میں آیا ہے کہ وہ مضمون فتاویٰ علویہ میں شائع ہوا تھا مگر فقیر کو آج تک وہ فتاوی علویہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

فالی اللہ المشتکی اللھم ارفع درجات شیخنا المکرم وافض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔

(۳)

بعض متوسلین اور عقیدتمند احباب یہ خواہش کرتے تھے کہ ہمارے ہاں جلسہ میں محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہو اور وہ احباب اپنی خواہش کا اظہار کرتے تو آپ فرماتے میرا کام حدیث پاک پڑھانا ہے۔ صرف تقریریں کرنا میرا کام نہیں ہے بعض احباب تو کئی کئی مہینے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے رہتے۔ ایک مرتبہ ایک گاؤں سے جو کہ شورکوٹ کی طرف واقع ہے اور وہ گاؤں ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلہ پر ہے وہاں کے احباب اصرار کرتے رہے۔ آخر آپ نے اس شرط پر دعوت قبول کی کہ شورکوٹ سے جو ریل گاڑی آتی ہے اور وہ رات کے فلاں وقت آپ کے اسٹیشن سے گذرتی ہے لہذا آپ ایسا انتظام کریں کہ میں خطاب کے بعد اس گاؤں سے لائلپور پہنچ جاؤں تا کہ اسباق کا ناغہ نہ ہو ان احباب نے یہ شرط مان لی اور جب خطاب سے فارغ ہوئے تو لے جانے والے چھپ گئے اور

دوسرے بعض احباب منت سماجت کرنے لگ گئے کہ ہمارا شوق ہے کہ فجر کے بعد آپ ناشتہ کر کے جائیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ تانگہ کا انتظام نہیں ہے آپ اٹھ کھڑے ہوئے چھتری پکڑی اور فرمایا مولوی معین اٹھو چلیں اور پھر آپ آدھی رات کو پیدل چل کر اسٹیشن پر پہنچ گئے اور وہاں سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر پہنچ گئے۔ اور صبح اپنے وقت پر طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ دائمۃ الی یوم القیام۔

(۴)

محترم الحاج صوفی اللہ رکھا صاحب کا بیان ہے کہ جب آپ ہجرت کر کے سارو کی تحصیل وزیر آباد قیام پذیر ہوئے اور رمضان مبارک آیا تو آپ رات بھر عبادت میں مشغول رہتے اور جب ہم صبح کو دیکھتے تو آپ کے آنسوؤں سے جائے نماز بھیگا ہوتا تھا۔ اللّٰھم افض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔

(۵)

جب آپ علیل ہوئے تو آپ نے حدیث پاک پڑھانا
نہیں چھوڑی۔ حالانکہ ڈاکٹروں نے منع کیا تھا مگر اس عاشق رسول
کو جب تک قال قال رسول اللہ ﷺ کے نغمے ذہن وقلب
میں سرایت نہ کرتے چین نہیں آتا تھا اور جب آپ اپنی قیام گاہ
سے دار الحدیث میں تشریف لاتے تو دیوار کے سہارے چلتے تھے
لیکن جب پڑھانا شروع کرتے تو پورے جامعہ میں آپ کی آواز
سنائی دیتی تھی اور یہ ساری بہاریں سچے عشق کی تھیں۔
رضی اللہ عنہ مولاہ الکریم۔

چوتھا عنوان

ادب

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ادب والی چیز کا ادب کرتے۔

رسول اکرم ﷺ کی آل پاک

سادات کرام کا ادب

(۱)

ایک مرتبہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھ کر مسجد سے نکلنے لگے تو مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب جو کہ اس وقت طالب علم تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے آپ کا جوتا سیدھا کر دیا یہ دیکھ کر آپ بے قرار ہو گئے اور بار بار فرماتے رہے شاہ صاحب آپ نے کیا کر دیا خدارا مجھے معاف کر دیں شاہ صاحب اس بات پر مصر تھے کہ حضور ہم آپ کے خادم ہیں لہذا کیا

ہو لیکن آپ وہیں کھڑے فرما رہے تھے شاہ صاحب خدا کے لئے مجھے معاف کردو اور جب تک شاہ صاحب نے یہ نہیں کہا میں نے خدا کے لئے معاف کر دیا آپ کو چین نہیں آیا اور معافی کے بعد فرمایا اگر قیامت کے دن مجھ سے آقائے دو جہاں ﷺ نے پوچھ لیا کہ سردار احمد کیا تم میری آل سے جوتے سیدھے کروانے گئے تھے تو میرے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ شاہ صاحب نے معاف کر دیا ہے۔

نیز فقیر نے اپنی لائکپور کی پوری زندگی میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی سید طالب علم کو فرمایا ہو کہ مجھے بازار سے فلاں چیز لا دو یا مجھے فلاں چیز پکڑا دو اور جب کبھی جلسہ یا عرس مبارک آتا تو سب طلبہ کی ڈیوٹیاں لگانے کے لئے ایک میٹنگ ہوتی جس میں خود سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرکت فرماتے اور مختلف شعبوں میں ڈیوٹیاں لگا دی جاتیں اور اگر کسی نے کہہ دیا کہ حضور یہ شاہ صاحب ہیں ان کے ذمہ کیا ڈیوٹی ہے تو فرماتے کہ ان کی

ڈیوٹی ہے کہ یہ لنگر کھائیں اور بس ان کے ذمہ کوئی کام نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ یہ سید ہیں۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

(۲)

ایک بار یوں ہوا کہ مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عزیز محترم صاحبزادہ والاشان محمد فضل رسول حیدر زید شرفہ اکٹھے پڑھتے تھے اور دونوں کا بچپنا تھا ایک وقت ان دونوں میں کسی بات پر رنجش ہوگئی تو مولانا سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بستر اٹھایا اور ناراض ہو کر کراچی پہنچ گئے۔ کراچی سے سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام خط لکھا جس میں کافی گرم گرم باتیں تحریر تھیں جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خط پڑھا تو خط لے کر دارالعلوم کے صحن میں تشریف لے آئے وہاں ہم مدرسین کھڑے تھے آپ نے خط دے کر فرمایا اسے پڑھو سب نے باری باری پڑھا اس کے بعد آپ نے فرمایا: اب کیا کرنا چاہیے؟ سب نے اپنی اپنی سمجھ کے

مطابق اظہار ناراضگی کرتے ہوئے جواب دیا اور جب آپ نے سب کی باتیں سن لیں تو حضرت مولانا معین الدین مدظلہ سے فرمایا آپ شاہ صاحب کو لکھیں کہ مجھے خدا کے لئے معاف کردیں اور بستر اٹھا کر واپس آجائیں۔ چنانچہ خط مبارک ملتے ہی شاہ صاحب واپس آگئے آپ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔ یہ تھا سادات کرام کا ادب۔ رحمۃ اللہ علیہ ورضی عنہ مولاہ الکریم۔

حدیث پاک کا ادب

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حدیث پاک پڑھاتے تو پھر کسی طرف متوجہ نہ ہوتے خواہ کوئی افسر وغیرہ ہی کیوں نہ آجائے۔ ہاں کسی کو کچھ کہنا ہوتا یا ضروری کام ہوتا تو آپ کتاب کی تبدیلی کے وقت معمولی سی توجہ فرمالیتے لوگ آکر دارالحدیث کے کونے میں بیٹھتے جاتے اور پھر آپ درس حدیث سے فارغ ہو کر ہی خیریت پوچھتے نیز آپ کو حدیث پاک کے ساتھ ایسا عشق تھا کہ سارے کام حدیث پاک کی تدریس سے ہی

انجام پاتے خود فرمایا کرتے تھے لوگوں کو بخار ہوتا ہے، سر درد ہوتا ہے لوگ گولیاں کھاتے ہیں، سیرپ پیتے ہیں مجھے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو میں حدیث پاک پڑھانا شروع کر دیتا ہوں مجھے آرام ہو جاتا ہے۔ فقیر کی موجودگی میں کسی گاؤں سے ایک حکیم صاحب حاضر ہوئے تو انہوں نے دوران گفتگو عرض کیا حضور میں ایک معجون بناتا ہوں جو کہ دماغ کی تقویت کے لئے بہترین چیز ہے اگر اجازت ہو تو بنا کر حاضر کروں یہ سن کر فرمایا اچھا اگر آپ کا شوق ہو تو لے آئیں اور پھر وہ حکیم صاحب معجون تیار کر کے لائے اور حاضر کی تو فرمایا: جزاک اللہ اس کو میری الماری میں نیچے کے خانہ میں رکھ دو وہ رکھ کر چلے گئے فقیر کافی عرصہ تک دیکھتا رہا کہ وہ معجون وہیں رکھی رہی اور رکھی ہی رہ گئی۔

کتب احادیث مبارکہ کا ادب

ایک بار ایسا ہوا کہ جب آپ حدیث پاک کا درس دے کر فارغ ہوئے اور طلبہ نے اپنی کتابیں اٹھائیں اور جانے لگے تو

آپ نے دیکھ لیا کہ ایک طالب علم بخاری شریف کو ہاتھ سے
پکڑے لٹکائے ہوئے جارہا ہے تو آپ نے پوچھا آپ یہ
کیا اٹھائے جارہے ہیں اس نے عرض کیا حضور کتاب ہے فرمایا
کون سی کتاب ہے؟ عرض کیا بخاری شریف ہے فرمایا آپ تو یوں
اٹھائے لئے جارہے ہیں جیسے گٹھڑی اٹھاتے ہیں۔ فرمایا بندہ خدا
ادب کرو اور یہ حدیث پاک کی کتاب ہے اسے ادب سے اٹھا کر
سینہ کے ساتھ لگا کر چلو۔ یہ تھی وہ تربیت جس سے ادب کا سلیقہ
آتا ہے۔ رحمہ اللہ تعالی وجعل الجنۃ مثواہ

صحابہ کرام کے اسماء مبارکہ کا ادب

طلبہ کرام جب فنون سے فارغ ہو کر دورہ حدیث شریف
پڑھتے ہیں تو ایک طالب علم بڑی تیزی کے ساتھ عربی عبارت
پڑھتا ہے باقی طلبہ سنتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے پڑھنے والا
سند حدیث پڑھتے ہوئے جب کسی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام
مبارک آتا تو وہ بغیر رضی اللہ تعالی عنہ کہے آگے گذر جاتا مگر سیدی

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ادب دیکھیں کہ آپ اس طالب علم کو آگے نہ جانے دیتے بلکہ فرماتے آپ نے صحابی کا نام پڑھا ہے لہٰذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو اور جب تک وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہتا آگے نہ جانے دیتے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔

پانچواں عنوان

شفقت

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے ہی شفیق تھے اور دین کے طلبہ پر خصوصی شفقت تھی۔ آپ چھوٹے بچوں (طلبہ) کو بھی مولانا کہہ کر بلاتے ہاں اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ مخاطب سنی نہیں ہے تو پھر مولانا در کنار آپ ایک لفظ بھی احترام کا کہنا گوارہ نہ فرماتے بلکہ لفظ تم سے خطاب فرماتے خواہ مخاطب کتنا بڑا علامہ فہامہ کہلاتا ہو۔

فقیر پر شفقت

جب کہ آپ کی رہائش گاہ میں نلکہ (ہینڈ پمپ) لگ رہا تھا اور آپ درس حدیث سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے تو نلکہ لگانے والوں سے فرمایا اب چھٹی کرو ظہر کے بعد کام مکمل کر لینا کیونکہ اب آرام کا وقت ہے اور ان کے جانے کے بعد سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقیر کو اور بڑے بھائی حضرت مولانا حاجی محمد حنیف صاحب مدظلہ کو بلا بھیجا اور جب حاضر ہوئے تو فرمایا مستری نلکے کا بور کر رہے تھے ریت نکال رہے تھے وہ چھٹی کر گئے ہیں اب تم ریت نکالو ہم دونوں بھائیوں نے ایک ہی بار ریت نکالی تو فرمایا اب رہنے دو یہ سن کر ہم دونوں کو شرمندگی لاحق ہوئی تو اس شرمندگی کو بھانپ لیا اور فرمایا یہ جن کا کام ہے وہی کریں گے تم دونوں کو اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے ہاتھ لگ جائیں تو ان شاء اللہ پانی میٹھا نکل آئے گا۔

(رحمۃ اللہ علیہ)

(۲)

ایک مرتبہ مدرسین میں کچھ چپقلش ہوگئی اور دو گروپ بن گئے بات بڑھ گئی تو ایک دن سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب مدرسین کو بلالیا اور دونوں طرف سے باتیں سنیں بعد میں ہم دونوں بھائیوں کا بیان سنا ہمارے بیان کے بعد ایک مدرس نے کوئی بات کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں بھائیوں کے بیان پر میں کیسے اعتبار نہ کروں لہٰذا اگر رہنا ہے تو آپس میں صلح کرلو ورنہ بستر اٹھاؤ اور جاؤ اس پر فریقین میں صلح ہوگئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۳)

سنی رضوی مسجد ایک گراؤنڈ میں تعمیر ہوئی جو کہ گول باغ کے نام سے مشہور تھا۔ شروع میں صرف جمعہ پڑھا جاتا تھا اور جب دستار فضیلت کا پہلا جلسہ ہوا اور ہم سولہ طلبہ تھے جو کہ پہلے سال فارغ التحصیل ہوئے اور پھر رمضان مبارک کی آمد آمد تھی آپ کا

ارادہ تھا کہ یکم رمضان مبارک کو سنی رضوی جامع مسجد میں نماز پنجگانہ کا آغاز ہو آپ نے فقیر کو بلا کر فرمایا: یکم رمضان مبارک سے یہاں نماز پنجگانہ شروع ہوگی اور ہمارا شوق ہے کہ نماز آپ پڑھایا کریں۔ بعد میں فقیر کو شوق ہوا کہ رمضان مبارک کی چھٹیاں اپنے گاؤں جاکر گذاروں اور چھٹی کے لئے درخواست پیش کی آپ نے سن کر فرمایا واپس کب آؤ گے عرض کیا عید کے بعد تو فرمایا ہم یکم رمضان مبارک سے نماز پنجگانہ کا آغاز کر رہے ہیں اور ہم امامت کے لئے کس کو آگے کھڑا کریں گے اور ہمارا شوق ہے کہ امامت کے فرائض آپ انجام دیں لہٰذا عید کے بعد جب آپ واپس آئیں گے تو پہلے امام کو کیسے کہیں گے کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ اس کا حل بتاؤ۔ اس پر فقیر نے عرض کیا حضور میں نہیں جاتا تو خوش ہو کر فرمایا: ان شاء اللہ چمکو گے۔

(۴)

ایک مرتبہ نمازِ عشاء کے بعد جامعہ رضویہ کے دفتر کے سامنے صحن میں طلبہ بیٹھے تھے اور لکڑی کے تخت پر سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلوہ افروز تھے۔ آپ نے فقیر سے ایک مسئلہ دریافت فرمایا غالباً وہ سنی رضوی مسجد کے متعلق تھا فقیر نے اپنی سمجھ کے مطابق عرض کیا تو سن کر فرمایا: "اہل المدینہ سیدھے سادھے اھل المدینہ سیدھے سادھے" فقیر کے لئے یہ جملہ مرخ اونٹوں کے حصول سے بھی بہتر اور باعث صد افتخار ہے کیونکہ آپ کی زبان مبارک سے فقیر کے لئے جنتی ہونے کا دوبار صدور ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ رحمۃ اللعالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

چھٹا عنوان

﴿تاثیر بیان﴾

(۱)

گاہے بگاہے شہر لائلپور میں جلسے ہوتے رہتے تھے اور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ایسا پر تاثیر ہوتا اور ایسا عشق رسول ﷺ کا ورود ہوتا کہ سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے اور دل چاہتا کہ اٹھ کر آپ کے قدم چوم لوں مگر اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے مجمع درہم برہم نہ ہو جائے اس اقدام سے باز رہتا۔ اللھم نور مرقدہ واجعلہ روضۃ من ریاض الجنۃ۔

(۲)

ضلع لائلپور کے گاؤں میں سے کسی گاؤں کے نمبردار چوہدری علی محمد صاحب جمعہ پڑھنے کے لئے آتے اور دو دو تین تین دن قیام کرتے ایک دن فقیر نے نمبردار موصوف سے پوچھا

چوہدری صاحب آپ پنجابی دیہاتی ہیں اور ہمارے حضرت صاحب اردو میں تقریر کرتے ہیں اور آپ ہر جمعہ کو آجاتے ہیں یہ سن کر نمبردار صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہا کہ یہ نہ پوچھو کیوں آتے ہیں بلکہ یہ پوچھو کہ ہمارے سات دن کیسے گذرتے ہیں۔

(۳)

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر محمد ندیم ڈھکوئی کا بیان شائع ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرا ایک عزیز بھائی زرعی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا میں گاہ گاہ اسے ملنے آیا کرتا تھا اور وہ مجھ سے کہتا کہ جمعہ گول باغ میں چل کر پڑھیں میں چونکہ حضرت مولانا سردار احمد کے مخالف عقیدے کا تھا اس لئے میں اس پر آمادہ نہ ہوتا ایک دن اس عزیز کے اصرار پر ہم سنی رضوی مسجد گول باغ جمعہ کے لئے حاضر ہوگئے بس حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک تقریر سے میری کایا پلٹ گئی اور میں

سابقہ عقیدہ سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ سنی بن چکا ہوں۔

(۴)

جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث پاک کا درس دیتے تو فقیر فتاویٰ دکھانے کے بہانے دارالحدیث میں جا کر بیٹھ جاتا۔ درس حدیث پاک کے دوران ایسا عشق رسول ﷺ کا ورود ہوتا کہ سب سامعین آبدیدہ ہو جاتے حالانکہ یہ وہی احادیث مبارکہ ہوتیں جو علماء کرام بیان کرتے رہتے ہیں لیکن آپ کا طرز بیان انوکھا تھا آپ کا بیان عشق مصطفےٰ ﷺ سے لبریز ہوتا تھا۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

(۵)

علالت کے دوران بھی آپ جب تک حدیث پاک نہ پڑھاتے آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ کمزوری اور نقاہت اس قدر تھی کہ دیوار کے سہارے دارالحدیث میں تشریف لاتے اور طلبہ سے

فرماتے ایک دو حدیثیں پڑھ لو لیکن جب درس شروع ہوتا تو پھر بارہ ایک بج جاتے اور نیچے یوں آواز آتی جیسے آپ کو کوئی بیماری اور نقاہت نہیں یہ عشق رسول ﷺ کی برکتیں تھیں۔ اللھم افض علینا من فیوضانھم وبرکاتھم۔

ساتواں عنوان

«سیدی محدث اعظم پاکستان اکابر کی نظر میں»

(۱)

جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور دوران خطاب فرمایا پاکستان بنا تو کسی کو زمین ملی، کسی کو مکان ملا، کسی کو دوکان ملی، کسی کو کوٹھی ملی لیکن پاکستان بنا تو میرے حصے میں محدث اعظم پاکستان آئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۲)

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال

پر ایک اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ ہندو پاک کی تقسیم سے پہلے ایک بار نو عمری میں حضرت مولانا سردار احمد دیال گڑھ سے لاہور آئے اور دربار گوہر بار دربار داتا رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دی وہاں ایک مجذوب موجود تھا اس نے دیکھ کر کہنا شروع کر دیا اس لڑکے کے پاس دو تلواریں ہیں۔ اس قول سے بعض حضرات نے شریعت و طریقت کی دو تلواریں مراد لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳)

جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندو پاک کی تقسیم کے بعد لائل پور تشریف لائے اور جامعہ رضویہ کا آغاز ہوا تو علی پور شریف سے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدث علی پوری تشریف لائے پیرانہ سالی کی وجہ سے آپ چل نہیں سکتے تھے۔ لائل پور کے اسٹیشن سے چارپائی پر آپ کو لایا گیا تھا تو آپ نے دوران خطاب فرمایا: میں علی پور سے صرف مولانا سردار احمد صاحب کو ملنے کے لئے آیا ہوں۔ فقط

(۴)

چورہ شریف سے حضرت پیر محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گاہ گاہ لائل پور تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ نے ہمارے حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو چورہ شریف کے عرس مبارک میں شمولیت کی دعوت دی جو کہ آپ نے قبول فرمائی اور پھر واپسی پر بیان فرمایا کہ حضرت پیر محمد شفیع صاحب نے وہاں میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے طالب علم اپنے استاد کے ساتھ کرتے ہیں وضو کرنے کا ارادہ کروں تو خود لوٹا لے کر مجھے وضو کراتے حالانکہ میں کہتا حضرت میرے ساتھ خادم موجود ہے آپ کیوں ایسا کرتے ہیں لیکن وہ فرماتے یہ میرا حق ہے اور وہ سینکڑوں مریدوں کی موجودگی میں خود وضو کراتے۔

والحمدللہ رب العالمین۔

(۵)

فقیر ایک مرتبہ گوجرہ گیا تو وہاں حضرت مولانا سید شاہسوار

صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی تو شاہ صاحب موصوف نے دوران گفتگو فرمایا میرے پیر و مرشد حضرت پیر سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آخری عمر میں قطبیت کے درجے پر سرفراز کر دیا گیا تھا یعنی آپ قطب بن چکے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ولہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔

(۲)

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر اخباروں میں جو بیانات شائع ہوئے تھے ان میں ایک واقعہ یہ تھا کہ مولانا حامد سرحدی کو خواب میں رحمت کائنات ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو مولانا حامد سرحدی نے دربار رسالت میں عرض کیا حضور میں حدیث پاک پڑھنا چاہتا ہوں کہاں پڑھوں تو شاہ کونین ﷺ نے فرمایا: بریلی چلے جاؤ اور سردار احمد سے جا کر حدیث پڑھو۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۷)

فقیر ایک دن ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر تھا وہاں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ ہوا تو اس اللہ تعالیٰ کے ولی نے فرمایا: حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق سنا ہے فرمایا کرتے تھے کہ مولانا سردار احمد لائل پوری اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سید الابرار وعلی الہ واصحابہ اولی الایدی والابصار۔

(۸)

حضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفےٰ رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعزیت میں جو تاثرات بیان فرمائے وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ آہ میرا روشن چاند جاتا رہا (تاریخ وصال ۱۳۸۲ھ)

وہ میرا چاند تھا جو بڑھتا ہی رہا کبھی نہ گھٹا جو اپنی گفتار اپنی رفتار اپنے کردار سے فتنوں فسادوں کفر وگمراہی کی ہر گھٹا کو دفع کرتا ہی رہا کبھی گھٹاؤں میں نہ چھپا کتنی ہی دھولیں اڑیں کتنا ہی گھٹا ٹوپ چھایا وہ چمکتا ہی رہا۔

وہ میرا چاند تھا جو اوج پر چڑھتا ہی گیا کبھی نہ اترا وہ اوج پر پہنچا جہاں تک اس کے رب جل جلالہ وعم نوالہ نے اسے بلند فرمایا: وہ میرے دین کا چاند تھا دین کا چاند بڑھتا ہی رہتا ہے۔ آسمان دنیا کے چاند کی طرح بار بار گھٹتا اور اترتا اور اتر کر غائب نہیں ہوتا وہ میرا چاند تھا جو بہت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی منازل طے کرتا کرتا منزل قفر تک پہنچا۔ غفر المولی تعالی لہ ولوالدیہ ولجمیع اساتذتہ۔ آمین

(تذکرہ محدث اعظم ـ جلد ۲ صفحہ ۳۶۹)

دیگر اکابر کے تاثرات دیکھنے کے لئے تذکرہ محدث اعظم پاکستان کا مطالعہ کریں۔

اللھم افض علینا من فیوضانھم وبرکاتھم

آٹھواں عنوان

مبشرات رویا صالحہ

اچھے خواب مبشرات میں سے ہیں: قرآن مجید میں ہے

لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یعنی ایمان والوں کے لئے بشارتیں ہیں دنیا اور آخرت میں ـــــ اس آیت مبارکہ کے تحت بعض تفسیروں میں آیا ہے کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ سے کیا مراد ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اچھے خواب ہیں جو کہ انسان خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی دوسرے کو دکھائے جائیں۔

(تفسیر مظہری)

نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لم یبق من النبوۃ الا

المبشرات۔ نبوت کے فیض سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ بشارتیں کیا ہیں تو فرمایا: الرؤیا الصالحۃ براھا الرجل المسلم او تری لہ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی یہ بشارتیں اچھے خواب ہیں جو مومن خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی دوسرے کو دکھائے جائیں۔

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق چند اچھے خواب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)

صوفی عبدالحفیظ صاحب جن کی کپڑے کی دوکان ارشد مارکیٹ فیصل آباد میں تھی نے اپنے والد صاحب صوفی عبدالحمید مرحوم کا خواب بیان کیا بعد میں فقیر نے خود صوفی عبدالحمید مرحوم کے ساتھ ملاقات کر کے خواب کے متعلق استفسار کیا اور انہوں نے تصدیق کی خواب یوں ہے: کہ جامعہ رضویہ کے شمالی جانب جو

کہ خالی پلاٹ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ وہاں کافی لوگ جمع ہیں اور ایک جگہ اونچا سا عالیشان تخت ہے جس پر غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ جلوہ گر ہیں اور کسی کا انتظار فرما رہے ہیں پھر دیکھا کہ ہمارے مولانا سردار احمد وہاں حاضر ہوئے تو سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ نے کھڑے ہو کر مولانا سے معانقہ کیا اور اپنے پاس بٹھایا از اں بعد آنکھ کھل گئی۔

(نوٹ)

فقیر نے یہ خواب اپنی یادداشت کے مطابق تحریر کیا ہے اگر کچھ کمی بیشی ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے بلکہ جتنی باتیں یادداشت کے طور پر تحریر کی گئی ہیں اگر کسی میں کمی بیشی نسیان کی وجہ سے ہوگئی ہو تو خدا تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۲)

صوفی عبدالحق از خانیوال نے فقیر سے اپنا واقعہ بیان کیا

کہ میں نعت خواں ہوں اس سلسلہ میں ملتان شریف مولانا غلام
رسول صاحب کے جلسہ میں حاضر ہوا فراغت کے بعد میں نے
مولانا غلام رسول صاحب سے عرض کیا کہ میں نے ابھی تک کسی
سے بیعت نہیں کی لہذا مجھے مشورہ دیں کہ میں کس کی بیعت کروں
یہ سن کر مولانا نے فرمایا: اگر میرا مشورہ چاہتے ہو تو آنکھیں بند کر
کے لائل پور حضرت مولانا سردار احمد صاحب کی خدمت میں پہنچ
جاؤ۔ میں وہاں سے چلا خانیوال آیا اور پھر وہاں سے لائل پور
حاضر ہو کر حضرت سے بیعت کی لیکن جب دوسرے دن حدیث
پاک کا درس ہوا تو حضرت صاحب نے گستاخوں اور بدعقیدہ
لوگوں کی خوب مرمت و مذمت کی یہ سن کر میرے دل میں وسوسے
آنے شروع ہو گئے کہ درویش کا تو یہ کام نہیں کہ وہ کسی کو بھی برا بھلا
کہے میں جب واپس اپنے گھر خانیوال گیا تو وہاں ایک خواب
دیکھا وہ یوں ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں چلو بھئی چلو لائل پور جلسہ
ہو رہا ہے لیکن میں کچھ دیر سے نکلا اور جب لائل پور پہنچا تو دیکھا
کہ لوگ حضرت صاحب کے کمرہ سے نکل کر واپس جا رہے

ہیں مجھے کو وقت ہوئی کہ میں دیر کی وجہ سے جلسہ میں شمولیت سے محروم رہ گیا ہوں اور اسی حسرت کو لئے ہوئے اندر گیا تو دیکھا کہ حضرت صاحب بیان فرمار ہے ہیں اور اسی انداز سے بدعقیدہ لوگوں کی مذمت فرمار ہے ہیں اور دیکھا کہ حضرت صاحب (محدث اعظم پاکستان) کے دائیں بائیں دو بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں اور بیان ختم ہونے پر جب حضرت صاحب اٹھ کر چلے گئے تو میں نے کسی سے پوچھا یہ دونوں بزرگ کون ہیں اس نے بتایا ایک خواجہ جنید بغدادی ہیں تو دوسرے خواجہ سری سقطی یا خواجہ شبلی ہیں (دونوں میں سے ایک کا نام لیا) میں نے سوچا کہ یہ دونوں بزرگ ان جھگڑوں سے پہلے کے ہیں ان سے پوچھنا چاہئے۔ سوچ کر میں نے عرض کیا حضور آپ کا ہمارے حضرت صاحب کے متعلق کیا خیال ہے تو دونوں نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: تمہارے حضرت صاحب حق پر ہیں تمہارے حضرت صاحب حق پر ہیں اور میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد کبھی وسوسہ نہیں آیا۔

الحمد للہ رب العالمین۔

(۳)

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال
کے ڈیڑھ دو ماہ پہلے حاجی محمد دین مرحوم ساکن محمد پورہ فوت ہوئے
اور روزانہ اپنی اہلیہ کو خواب میں ملتے لیکن جب سیدی محدث اعظم
پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو کئی دن تک اپنی اہلیہ کو نہ
ملے۔ ایک دن خواب میں ملے تو اہلیہ نے کہا حاجی صاحب کتنے
دن ہوئے آپ آئے نہیں یہ سن کر حاجی صاحب نے بتایا حضرت
مولانا سردار احمد صاحب کا وصال ہوا ہے اور وہ جنت میں تشریف
لائے ہیں ان کی وہاں روزانہ دعوتیں ہوتی ہیں اور ہم بھی دعوتوں
میں شریک ہوتے ہیں اس وجہ سے آنے کی فرصت نہیں ملی۔
والحمدللہ رب العالمین۔

(۴)

صوفی فضل دین کا خواب

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال

کے تیسرے دن فقیر اور صوفی فضل دین صاحب جو کہ پیر طریقت حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے ہم دونوں جامعہ رضویہ سے نکل کر سنی رضوی مسجد کو جا رہے تھے راستہ میں صوفی صاحب نے بتایا کہ جس رات حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا مجھے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں تھی میں نے اسی رات خواب دیکھا کہ سنی رضوی مسجد میں اولیاء کرام اور اغواث واقطاب کا اجتماع عظیم ہے۔ جس میں ہمارے اکابر اولیاء کرام سارے کے سارے موجود ہیں اور حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ آنکھ کھلی تو آپ کے وصال کے دوسرے دن مجھے خبر پہنچی کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے اور سنی رضوی مسجد کے پہلو میں آپ کا مزار مبارک بنایا گیا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۵)

فقیر کے برادرزادہ

حاجی غلام سرور صاحب کا خواب

عزیزم غلام سرور سلمہ فقیر کے ہاں محلہ گوشالہ میں قیام پذیر تھا جبکہ ابھی بچہ ہی تھا اس نے خواب دیکھا۔

خواب مندرجہ ذیل ہے: عزیزم غلام سرور سلمہ نے بیان کیا کہ میں خواب میں جامعہ رضویہ میں ہوں اور وہاں حضرت صاحب کے بڑے کمرے میں سید دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور وہاں میرے چچا جان (فقیر ابوسعید غفرلہ) بھی حاضر ہیں چچا جان نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں منظور فرمائیں یہ سن کر سید دو عالم ﷺ نے فرمایا منظور ہے اجازت ملنے پر میں اور چچا جان (فقیر ابوسعید غفرلہ) دوڑ کر گھر آئے اور کھانا تیار کیا ازاں بعد ہم دونوں جامعہ رضویہ میں حاضر ہوئے۔

اور چچا جان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کھانا تیار ہے
اس عرض پر رحمت کائنات ﷺ بمعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے
غریب خانہ پر تشریف لائے اور ساتھ میرے والد محترم مولانا
حاجی محمد حنیف صاحب اور ماموں جان حضرت مولانا حافظ محمد
احسان الحق (رحمہما اللہ تعالیٰ) بھی تھے اور ماحضر تناول فرمانے
کے بعد سید دو عالم ﷺ نے سب گھر والوں کو کارڈ عطا فرمائے
اور پھر دعا فرما کر تشریف لے گئے۔ یہ خواب سن کر فقیر جامعہ
رضویہ حاضر ہوا۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حسب عادت کنڈی لگا کر کتب احادیث کا مطالعہ فرما رہے تھے
فقیر نے جوش عقیدت کی بنا پر زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا آپ
نے دروازہ کھولا اور فرمایا کیا بات ہے فقیر نے عرض کیا حضور
تشریف رکھیں تو عرض کروں آپ کے بیٹھنے کے بعد جب مذکورہ
بالا خواب سنایا تو آپ خواب سن کر خوش ہو گئے۔ زاں بعد فقیر نے
سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت کی آپ
نے دعوت قبول فرمائی اور جب آپ چچا جی کے ہاں تشریف لائے

اور کھانا تناول فرمایا اور جب کارڈ کی تقسیم کا ذکر ہوا تو آپ نے بعد میں فرمایا: صوفی صاحب حج کی تیاری کرو فقیر نے عرض کیا حضور جو کارڈ رسول اکرم ﷺ نے گھر والوں کو عطا فرمائے ہیں میں ان کو جنت کی رسیدیں سمجھ رہا ہوں فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے لیکن ساتھ ہی حج کی تیاری بھی کرو۔

فقیر اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے خاموش ہو گیا لیکن اللہ تعالی نے ایسا کرم کیا کہ فقیر اپنے والدین کریمین رحمۃ اللہ علیہما کی معیت میں حج وزیارت کی سعادت سے مشرف ہوا بلکہ بعد میں سب گھر والے افراد جن جن کو وہ کارڈ عطا ہوئے تھے سب حج و زیارت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۲)

بابا کریم بخش

ساکن گئوشالہ فیصل آباد کا خواب

بابا کریم بخش موصوف نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں

دیکھا ہے کہ تانگہ پر سپیکر نصب ہے اور وہ تانگہ فیصل آباد کی گلیوں بازاروں میں گشت کر رہا ہے اور اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے لوگو! حضرت سردار احمد کا دامن مت چھوڑو اور پھر آنکھ کھل گئی۔

(۷)

فقیر جب ۱۹۷۲ء میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں مولانا حافظ فضل احمد صاحب گجراتی فاضل جامعہ رضویہ جو کہ اس وقت سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ خطیب کی حیثیت سے کام کر رہے تھے ملاقات ہوئی اور موصوف نے فقیر کے سامنے بیان کیا کہ یہاں احمد پور شرقیہ سے دو علماء (باپ بیٹا) حاضری کے لئے آئے ہوئے ہیں بیٹا جن کا نام مولانا فیض رسول ہے اور احمد پور شرقیہ میں مدرس ہیں انہوں نے بتایا کہ میں نے مدینہ منورہ کی حاضری کے دوران خواب دیکھا ہے کہ سید دو عالم رحمت کائنات ﷺ کی کچہری لگی ہوئی ہے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حلقہ بنائے حاضر ہیں اور دیکھا حضرت محدث اعظم پاکستان حضور ﷺ کی گود مبارک

میں بیٹھے ہیں اور رسول اکرم ﷺ صحابہ سے یوں تعارف کرا رہے ہیں ابوبکر یہ ہمارے مولانا سردار احمد ہیں لائلپور والے یوں ہی دیگر صحابہ کرام سے فرمایا جا رہا ہے اور پھر آنکھ کھل گئی۔

اللھم ارفع درجاتھم وافض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔

(۸)

فقیر جامعہ رضویہ سے فارغ ہو کر دارالعلوم امینیہ رضویہ میں آیا تو خواب میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا اپنی صحت کا خیال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ابھی تک ہم درویشوں پر شفقت ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ وجعل الجنۃ مثواہ والحمد للہ رب العالمین۔

(۹)

جامع مسجد گلزار مدینہ کے ایک نمازی نے کچھ عرصہ پہلے

فقیر سے پوچھا کہ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ مبارکہ کیسا تھا میں نے کہا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اس نمازی نے بتایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے کمرہ میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہیں ازاں بعد حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور آپ بڑے خوش ہیں پھر آنکھ کھل گئی۔

والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ سید العالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

(۱۰)

محمد پورہ میں مدرسۃ البنات کی تعمیر شروع تھی اور بتاریخ ۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ مطابق ۶ اپریل ۱۹۹۳ء بروز سہ شنبہ الحاج بدر منیر صاحب نے جو کہ مدرسہ کی تعمیر کرا رہے تھے انہوں نے

بیان کیا آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ہیں اور لفٹ کے ذریعہ آپ ﴿فقیر ابو سعید غفرلہ﴾ کو ساتھ لے کر مدرسہ کی چوتھی منزل پر تشریف لائے ہیں اور مدرسۃ البنات دیکھ کر فرمایا یہ مومنات کے لئے بہترین درسگاہ ہے اس پر آنکھ کھل گئی (فقیر ابو سعید غفرلہ) کہتا ہے کہ یہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجھ فقیر پر شفقت کا نتیجہ ہے۔

اللھم ارفع درجاتھم ونور مرقدھم

(۱۱)

فقیر نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتاب البرھان لکھی اور جب وہ شائع ہوئی تو عزیزم خواجہ محمد سلیم سلمہ ساکن محمد پورہ گلی نمبر ۳ نے پڑھی تو فقیر کے سامنے اپنا خواب بیان کیا کہ رات میں کتاب البرھان پڑھتے پڑھتے سو گیا تو خواب میں میں نے نہایت پیاری روشنی دیکھی جب کہ ایسی پیاری روشنی کبھی بھی نہیں دیکھی تھی اور پھر

دیکھا تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب بزرگ ولی بیٹھے ہیں جن کے چہرے نہایت ہی نورانی ہیں اور دیکھا کہ سب کے ہاتھوں میں کتاب البرھان ہے اور پھر دیکھا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں بھی البرھان ہے اور حضور ٹہل رہے ہیں پھر محدث اعظم پاکستان نے فرمایا: مفتی محمد امین صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے جنہوں نے پیاری پیاری کتاب لکھی ہے اس پر آنکھ کھل گئی۔

(۱۲)

ایک دن فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک اونچا سا مکان ہے لائبریری کی طرز کا اس میں کافی الماریاں ہیں اور الماریوں میں دینی کتابیں ہیں وہاں دیکھا کہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کتاب کی تلاش میں اِدھر اُدھر آجا رہے ہیں۔ فقیر نے خواب میں ہی عرض کیا حضور کیا تلاش فرما رہے ہیں یہ سن کر فرمایا فلاں کتاب کی تلاش ہے کیونکہ میں نے مناظرہ

کرنا ہے یہ سن کر فقیر نے عرض کیا حضور یہ کون سی بات ہے
آپ عزیزم محمد سعید کو فرمادیں وہ خود مناظرہ کر لے گا۔
اس پر آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۳)

فقیر نے جب کتاب الیواقیت والجواہر فی مسئلۃ الحاضر
والناظر لکھی اور اس کی تسوید سے ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۹۵ھ کو
فارغ ہوا عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس سے واپسی پر فارغ ہو کر
مسودہ تپائی پر رکھ کر لیٹ گیا آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سیدی
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما ہیں اور فقیر
نے وہی مسودہ خدمت میں پیش کر دیا آپ نے ایک لفظ کی تصحیح
فرمائی اور فرمایا: اسے درست کرو فقیر نے مسودہ اٹھایا اور لفظ مذکور کو
قلم سے درست کرنے کے بعد جب سیدی محدث اعظم پاکستان
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو عجیب سی کیفیت آپ پر طاری
ہے اور دیکھا کہ آپ کی ریش مبارک فقیر کے سر کو چھو رہی ہے اور

پھر فقیر پر اس فیض کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ نہ تو وہ الفاظ کے احاطہ میں آسکتی ہے اور نہ زبان ہی اس کیفیت کو بیان کرسکتی ہے اس پر آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید العالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

نواں عنوان

علمی قوت

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حدیث پاک پڑھا کر فارغ ہوتے تو نیچے جامعہ رضویہ کے صحن میں تشریف لاتے اور مدرسین کو معقولات وغیرہ کی کتابیں پڑھاتے۔ الحمدللہ رب العالمین فقیر نے صحاح ستہ کے علاوہ ملا حسن، حمد اللہ، قاضی مبارک، علم فرائض وغیرہ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھی ہیں اسی دوران ایک دن جب کہ ہم مدرسین ملا حسن پڑھ رہے تھے ایک مولوی صاحب آئے اور

سامعین میں بیٹھ گئے سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی مولوی ٹائپ کسی تدریسی کلاس میں شامل ہو جاتا تو آپ عقیدہ کی بات چھیڑ دیتے اور جب عقیدہ کی بات چھڑ گئی تو وہ مولوی صاحب بولے اور سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے اس مولوی صاحب سے سوال کیا بتاؤ اللہ کلی ہے یا جزی وہ بولے اللہ کلی ہے آپ نے فوراً گرفت فرمائی اور فرمایا توبہ کرو ارے جاہل مفہوم واجب کلی ہے نہ کہ اللہ کلی ہے پھر پوچھا آپ کا نام کیا ہے انہوں نے بتایا میرا نام فلاں ہے اور میں گوجرہ کا رہنے والا ہوں پھر آپ نے خوب خبر لی اور فرمایا دیکھو یہ ہے دیوبندیوں کا مایہ ناز مولوی جو کہ مشہور منطقی ہے یہ ہے دیوبندیوں کے اکابر کی حالت بیچارے اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ کلی ہے یا جزی تو ان کے اصاغر کا کیا حال ہوگا۔ اس پر وہ مولوی صاحب ایسے مبہوت ہوئے کہ بالکل ہی خاموش ہو گئے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۲)

پاکستان بننے سے پہلے جہاں جناح کالونی آباد ہے یہاں
مویشی منڈی لگتی تھی۔ وہاں دینی کتابوں کے سٹال بھی لگا کرتے
تھے غالباً یہ ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ مویشی منڈی لگی تو میانوالی کے
چار علماء جو کسی دینی درسگاہ کے استاد تھے وہ کتابیں خریدنے کے
بہانے لائل پور آئے اور پھر جامعہ رضویہ میں سیدی محدث اعظم
پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا درس حدیث پاک سننے کے لئے پہنچ
گئے ہم اس وقت پہلے سال میں دورہ حدیث پڑھنے والے طلبہ
بیٹھے تھے اور حدیث پاک کا درس لے رہے تھے وہ چاروں علماء جو
کہ مسلک دیوبند سے تعلق رکھتے تھے آئے اور بیٹھ گئے اور پھر علم
منطق پر ہی سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہمارے حضرت
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصدیق کی تعریف
میں ایسا پھنسایا کہ وہ چاروں مبہوت اور لاجواب ہو کر خاموش
ہوگئے اس وقت ہمیں پتہ چلا کہ ہمارے حضرت کو معقولات

میں کتنی دسترس ہے اور علم منطق میں کتنی قد آور شخصیت ہیں۔

رحمہ اللہ تعالیٰ وجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ

(۳)

محترم صوفی اللہ رکھا صاحب زید اقبالہ نے بیان کیا کہ تقسیم ہند سے پہلے جب حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی شریف میں شیخ الحدیث تھے اور ماہ رمضان المبارک کی چھٹیاں گذارنے کے لئے اپنے گاؤں دیال گڑھ ضلع گرداس پور میں تشریف لائے تو بھکھی ضلع گجرات سے مولانا سید جلال الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم دیال گڑھ حاضر ہوئے جو کہ حضرت صاحب کے تلامذہ میں سے ہیں اور عرض کیا کہ ہمارا دارالعلوم کا سالانہ جلسہ عید کے بعد ہوگا اور ہمارا شوق ہے کہ آپکا خطاب ہو۔

حضرت صاحب نے دعوت قبول کر لی اور جب بھکھی

شریف خطاب کیلئے تشریف لے گئے تو میں بھی ساتھ تھا چونکہ
سالانہ چھٹیاں دینی درسگاہوں میں رمضان مبارک میں ہی ہوتی
ہیں اس وجہ سے کٹھالہ ضلع گجرات کے مولوی سلطان محمود دیوبندی
جو کہ دہلی کی جامع مسجد فتح پوری میں حدیث پڑھاتے تھے وہ بھی
اپنے گاؤں کٹھالہ میں آئے ہوئے تھے انہیں پتہ چلا تو وہ بھی
کتابیں اٹھا کر اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے ہمراہ بھکھی شریف پہنچ
گئے اور جب کہ حضرت محدث اعظم پاکستان خطاب کر رہے تھے
مولوی سلطان محمود نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر کاغذ کی چٹ بھیجی کہ میں
مناظرہ کرنے آیا ہوں اور جب یہ چٹ سٹیج پر پہنچی تو سٹیج کے علماء
پریشان ہو گئے کہ یہ ہمارے جلسہ کو خراب کرے گا اور علماء کی آپس
میں سرگوشی شروع ہو گئی اور حضرت صاحب نے بھی محسوس کر لیا کہ
کوئی گڑ بڑ ہے آپ نے پوچھا کیا بات ہے تو علماء نے چٹ پیش کر
دی آپ نے دیکھتے ہی اعلان کر دیا کہ مولوی سلطان محمود کی طرف
سے مناظرہ کا چیلنج آیا ہے لہذا مجھے یہ چیلنج منظور ہے اور اب میں
مناظرہ کئے بغیر نہیں جانے دوں گا۔ خطاب کے بعد شرائط طے کی

گئیں۔ وقت تاریخ اور جگہ کا تعین بھی ہوا مولوی سلطان محمود
نے ایک شرط یہ بھی رکھی کہ مناظرہ پنجابی زبان میں ہوگا کیونکہ وہ
جانتا تھا کہ حضرت صاحب کو عرصہ ہوا بریلی شریف میں پڑھاتے
ہیں اور اردو بولتے ہیں یہ پنجابی میں مناظرہ نہیں کر سکیں گے مگر
حضرت صاحب نے اس کی یہ شرط بھی منظور کر لی اور پھر جب
وقت مقرر پر مناظرہ شروع ہوا تو مولوی سلطان محمود نے بخاری
شریف کی ایک حدیث پاک پڑھی اس پر حضرت صاحب نے
فرمایا لاؤ حوالہ دکھاؤ مولوی سلطان محمود نے بخاری شریف پکڑی
اور ورق گردانی شروع کر دی مگر بسیار کوشش کے باوجود حدیث
پاک نہ دکھا سکے اور یہ عذر پیش کیا کہ میری بخاری دہلی میں رہ گئی
ہے اور اس پر حوالہ درج تھا مگر مجھے اب حدیث نہیں مل رہی اس پر
حضرت نے خوب مذمت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی
شان میں نکتہ چینی کرنے اور شان گھٹانے کے لئے حدیثیں پڑھ کر
غلط مطلب نکال کر دھوکہ دیتے ہو اور پھر حدیث دکھا بھی نہیں
سکتے۔ لاؤ بخاری مجھے دو میں حدیث پاک نکال کر دکھاتا ہوں آپ

نے بخاری شریف لی اور وہی حدیث پاک جو مولوی صاحب نے
بیان کی تھی نکالی اور بیان کی سامعین حیران ہو گئے کہ حدیث پاک
تو رسول اکرم ﷺ کی عظمت بیان کر رہی ہے اور یہ بے ادب لوگ
اس کو شان گھٹانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور پھر جب
مولوی سلطان محمود نے دیکھا کہ اب میں لاجواب ہو گیا ہوں تو
اس نے بجائے مناظرہ کرنے کے روئے سخن عوام کی طرف کر دیا
اور بولا لوگو! غور کرو کہ نمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے اور اگر کوئی
مدینہ جا کر کہے کہ یا رسول اللہ مجھے نمک دے دیجئے تو بھلا نبی
نمک دے سکتے ہیں گھاس ملتا ہے چراگاہ سے اور اگر کوئی روضہ
رسول پر جا کر کہے مجھے گھاس دیدو تو بھلا نبی گھاس دے سکتے
ہیں۔ آخر کار وہ مولوی جب لاچار ہو گیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے
ہمراہ اپنے کمبل وغیرہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور جب واپس جا رہے
تھے تو راستہ میں سکھ ملے۔ جو کہ مناظرہ سننے آئے ہوئے تھے۔ ان
سکھوں نے طعنہ دیا کہ مولوی صاحب جو تمہارا نبی نمک نہ دے
سکے گھاس تک نہ دے سکے اس کا کلمہ پڑھنے سے کیا فائدہ لہذا

ہمارا مشورہ ہے کہ مولوی صاحب نبی کا کلمہ چھوڑ کر ہمارے گرو کا کلمہ پڑھ لو۔ کیونکہ تمہارا نبی تو نمک اور گھاس بھی نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی اس بات کا دیوبندی مولویوں کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

مندرجہ بالا واقعہ محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے فقیر کو پنجابی زبان میں بیان کیا اور فقیر نے اسے اردو میں لکھا لہذا اگر کسی قسم کا کوئی سہو ہو گیا ہو تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کرے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دسواں عنوان

جنوں کی عقیدت

(۱)

فقیر جب شرقپور شریف پڑھتا تھا اس زمانہ میں وہاں قرب وجوار میں ایک سید صاحب بنام مزمل شاہ تھے وہ عامل تھے

آسیب وغیرہ کا علاج کرتے تھے۔ میرے برادر مکرم عاشق مدینہ مولانا حافظ احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ کسی عورت کو آسیب کی تکلیف ہوگئی یعنی جنوں کا سایہ اس پر ہوگیا اس عورت کے ورثاء حضرت مزمل شاہ صاحب کو بلا لائے شاہ صاحب نے جنوں کو حاضر کیا اور پوچھا تم کون ہو؟ وہ بولے ہم مسلمان ہیں آپ نے پوچھا کون سے مسلمان ہو؟ وہ جن بولے ہم سنی مسلمان ہیں شاہ صاحب نے پوچھا تمہارے سنی ہونے کی کیا نشانی ہے؟ وہ بولے کہ ہم جمعہ لائل پور جا کر حضرت مولانا سردار احمد کے پیچھے گول باغ میں پڑھتے ہیں یہ ہمارے سنی ہونے کی دلیل ہے۔ شاہ صاحب نے ان کو حکم دیا کہ چلے جاؤ اور اس عورت کو پریشان نہ کرو تو وہ چلے گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)

لائل پور گیان ملز کے غیر آباد ہو جانے کی صورت میں کچھ مہاجر حضرات اس میں آباد ہوگئے۔ وہاں کے ایک رہائشی جو کہ سیدی

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے تھے وہ حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ حضور ہمارے گھر کے صحن میں پتھر اور اینٹیں برستی ہیں ہم بڑے خوف زدہ ہیں ہمارا کچھ کیجئے۔ سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر ابو سعید غفرلہ کو اور مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور فرمایا تم دونوں ان کے گھر جاؤ اور میری یہ چھڑی لے جاؤ جا کر ان کے صحن میں یہ چھڑی زمین پر مار کر کہو کہ ہمیں «سردار احمد» نے بھیجا ہے اور یہ ان کی چھڑی ہے۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت ہرگز نہ کی جائے۔ ہم دونوں ان کے گھر گئے اور چھڑی کو زمین پر مار کر جنوں کو مندرجہ بالا پیغام دے کر آ گئے۔ وہ صاحب خانہ بعد میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے اب کوئی خوف و ہراس نہیں رہا نہ اب پتھر برستے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۳)

ایک دن نماز عصر کے بعد جب فقیر اپنے محلہ محمد پورہ میں

آنے کے لئے جامعہ رضویہ سے نکلا تو سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی جامعہ سے باہر تشریف لائے۔ آگے تانگہ کھڑا تھا مجھے فرمایا ہم نے گوبند پورہ جانا ہے تم بھی تانگے پر بیٹھ جاؤ چنانچہ فقیر بھی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا راستہ میں فقیر کو فرمایا صوفی فیض احمد جو کہ گوبند پورہ میں سکونت رکھتے ہیں ان کی بچی کو آسیب کی شکایت ہوگئی تھی اور وہ لوگ کسی عامل کو بلا کر لائے اس عامل نے جنوں کو حاضر کیا اور حکم دیا ہے کہ نکل جاؤ جنوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ حضرت مولانا سردار احمد صاحب کو بلالاؤ ہم ان کی زیارت کرکے چلے جائیں گے۔ اس لئے ہم صوفی صاحب کے گھر جا رہے ہیں اور جب ہم صوفی صاحب مذکور کے گھر پہنچے اور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے ان صوفی صاحب کی بچی بالکل ٹھیک ہوگئی۔

ان واقعات سے پتہ چلا کہ سیدی محدث اعظم پاکستان شیخ الجن بھی تھے۔ رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ دائمۃ الی یوم الدین۔

گیارہواں عنوان

مقام عشق

(۱)

مولانا محمد نواز از میانوالی فاضل جامعہ رضویہ لائل پور کے علاقہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس جلسہ میں فقیر کے لخت جگر مناظر اسلام محمد سعید اسعد سلمہ کا خطاب تھا۔ مولانا موصوف نے تقریر سنی تو بعد میں وہ فقیر کو مبارکباد دینے کیلئے فیصل آباد آئے۔ ملاقات کے دوران مولانا موصوف نے ایک واقعہ سنایا۔ فرمایا میں اور قاضی نور احمد اکٹھے ہی دینی درسگاہوں میں پڑھتے رہے ہیں پھر ایک وقت ایسا آیا کہ قاضی نور احمد نے دیوبندیوں کے مدرسہ میں داخلہ لے لیا اور ان پر دیوبندیت کا رنگ چڑھ گیا اور جب ہم فنون سے فارغ ہوئے تو آپس میں مشورہ کیا کہ دورہ حدیث پاک کہاں پڑھیں۔ میں نے کہا لاہور حزب الاحناف چلیں اور قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پاک پڑھیں یا پھر سننے

میں آیا ہے کہ لائل پور میں ایک مولانا تشریف لائے ہیں اور وہ بہت اچھا پڑھاتے ہیں وہاں چلیں مگر قاضی نور احمد دیوبندیت کے رنگ میں رنگے جانے کی وجہ سے مُصر تھے کہ دورہ حدیث خیر المدارس ملتان شریف چل کر پڑھیں آخر کار یہ طے پایا کہ بیک وقت تینوں جگہ

۱) حزب الاحناف، لاہور

۲) جامعہ رضویہ، لائل پور

۳) خیر المدارس، ملتان شریف

خط لکھ دیں اور جہاں سے پہلے خط کا جواب آجائے وہاں چلیں گے اور یہی قرعہ اندازی ہے اس پر قاضی نور احمد راضی ہوگئے۔ ہم نے تینوں جگہ خط لکھ دیے اور بیک وقت لیٹر بکس میں ڈال دیے۔ پھر ہوا یوں کہ سب سے پہلے لائلپور جامعہ رضویہ سے ہمیں خط موصول ہوگیا اس میں لکھا تھا اگر آپ لوگوں نے دورہ حدیث شریف پڑھنا ہے تو آجاؤ داخلہ مل جائے گا۔ میں نے قاضی نور احمد سے کہا قاضی صاحب دیکھ لو فیصلہ ہوگیا ہے۔ قاضی

صاحب نے کہا اس فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم ہے۔ ہم نے بستر اٹھائے اور لائلپور آ گئے اور جب تیسرا دن ہوا تو قاضی نور احمد نے مجھ سے کہا تو حضرت صاحب سے درخواست کر کہ مجھے بیعت کر لیں میں نے از راہ بے تکلفی کہا ارے قاضی تو تو دیوبندی ہے تیری اتنی جلدی بیعت ہونے کا سبب کیا ہے؟ قاضی نور احمد صاحب نے بتایا بیٹک میں دیوبندی مسلک اپنا چکا تھا مگر میں خاندانی تعلق کی بنا پر درود پاک بہت پڑھا کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے درود پاک پڑھ کر دعا کی تھی یا اللہ درود پاک کی برکت سے مجھے کسی ایسے ولی کی زیارت سے مشرف فرما جو تیرا پیارا ہو۔ لہذا ایک دن میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ لوگ کہہ رہے ہیں چلو جس نے کسی اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی کی زیارت کرنا ہو ہمارے ساتھ چلو۔ یہ سن کر میں بھی خواب میں ان لوگوں کے ساتھ چل دیا۔ ایک جگہ پہنچے تو دیکھا ایک عالی شان مکان ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس کے اندر ایک بہت بڑے ولی اللہ تشریف فرما ہیں۔ ہم اندر گئے اور زیارت کر کے آ گئے اور آنکھ کھل گئی اور

جب ہم لائلپور میں حاضر ہوئے اور حضرت مولانا سردار احمد کی زیارت کی ہے تو دیکھتے ہی جان لیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کی خواب میں زیارت ہوئی تھی۔ پھر میرے عرض کرنے پر حضرت صاحب نے قاضی نور احمد کو بیعت کر لیا اور وہ اس دن سے پکے سنی بریلوی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وھو نعم الوکیل۔

(۲)

آج سے کچھ سال پہلے لاہور گڑھی شاہو چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ کے ہاں جانا ہوا وہاں گڑھی شاہو وکیل صاحب کے دفتر میں فقیر بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں زمینداروں میں سے ایک صاحب بنام چوہدری غلام رسول صاحب آئے۔ وکیل صاحب نے فقیر کا تعارف کرایا کہ یہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ رضویہ میں فتویٰ نویسی کا کام کرتے ہیں وہ چوہدری غلام رسول صاحب فقیر کے پاس بیٹھ گئے اور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

کا تذکرہ چھڑ گیا۔ چوہدری صاحب موصوف نے بتایا کہ میں نے
جب حج کے لئے جانے کا پروگرام بنایا تو لائلپور حاضر ہوا۔ حضرت
صاحب کی زیارت کی اور عرض کیا کہ میں حج کے لئے جا رہا ہوں۔
یہ سن کر حضرت صاحب خوش ہوئے اور وداع کرتے وقت فرمایا
چوہدری صاحب جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں گے اور وہاں
رات کو نماز عشاء کے بعد آپ باب جبریل کی طرف سے اندر
جائیں گے تو روضہ انور کے قریب آپ کو ایک بزرگ ملیں گے ان
سے معانقہ کر لینا اور جب میں رخصت ہو کر اور حج سے فارغ ہو کر
مدینہ منورہ حاضر ہوا تو روزانہ عشاء کے بعد باب جبریل کی طرف
سے اندر جاتا مگر وہ بزرگ نہ مل سکے۔ کچھ مایوسی سی ہوئی لیکن
جب واپسی کے دن قریب آئے اور میں نماز عشاء کے بعد باب
جبریل کی طرف سے روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ روضہ انور
کے قریب ایک بزرگ جنہوں نے کشیدہ کاری والا عمامہ شریف
باندھا ہوا تھا بیٹھے ہیں میں جلدی سے گیا اور معانقہ کیا اور معانقہ
کرتے وقت دیکھا تو خود حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا

سردار احمد ہیں۔ جب میں نے معانقہ چھوڑا تو میں بے خود ہو کر روضہ انور کے ساتھ لگ گیا۔ ادھر سے ایک شرطی دوڑا اور حاجی حرام، حاجی حرام کہتا ہوا میرے پاس آیا میں نے اشارہ سے سمجھایا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو وہ سمجھ گیا اور آگے چلا گیا اور جب میری بے خودی ختم ہوئی تو میں اٹھا تا کہ حضرت صاحب سے پوچھوں کہ آپ کب آئے ہیں مگر جب اٹھا تو وہ جگہ خالی تھی۔ یہ ہے مقام عشق۔

رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ

بارھواں عنوان

للہیت واخلاص

ایک وقت افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ اختلاف ہوا اور وہ رضائے مصطفے میں شائع ہونے کی وجہ سے وجہ نزاع بن گیا۔ ایک طرف سیدی محدث اعظم پاکستان اور آپ کے ہمنوا علماء تھے دوسری طرف غزالی دوراں علامہ

سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اوران کے ہمنو اعلماء تھے۔ رحمہما اللہ تعالی بات طول پکڑ گئی۔

ایک دن دورہ حدیث شریف کے دوران کسی طالب علم نے حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کوئی نازیبا بات کہہ دی یہ سن کر سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو سخت صدمہ ہوا اور سرزنش کرتے ہوئے فرمایا خبردار آئندہ اگر کوئی میرے سامنے حضرت شاہ صاحب کے خلاف کوئی بات کہے۔ حضرت علامہ تو ہماری جماعت کے مایہ ناز علماء میں سے ہیں۔ میرے لڑنے کے لئے بدعقیدہ علماء تھوڑے نہیں ہیں۔ ہاں ایک شرعی اختلاف اپنی جگہ ہے مگر میں کسی سنی عالم دین کی مخالفت اور مخاصمت ہرگز ہرگز نہیں کروں گا۔

کاش آج بھی علماء کرام میں ایسا ہی خلوص وللہیت پیدا ہو جائے تو دنیا کا نقشہ بدل جائے۔ اللہ والے فرماتے ہیں صرف علم پڑھنے سے کوئی عالم ربانی نہیں بن جاتا جب تک تزکیہ نفس نہ ہو بلکہ تزکیہ نفس کے بغیر علم دین حجاب اکبر بن جاتا ہے اور یہی مفہوم

ہے سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے قول مبارک کا

من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن

تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بينها

فقد تحقق۔ (اوكما قال)

نیز درخت کی جس ٹہنی کو پھل لگ جائے وہ جھک جاتی ہے

بلکہ پھل جتنا بڑا ہوتا جائے گا ٹہنی مزید جھکتی جائے گی اور اگر ٹہنی پر

پھل بھی نظر آتا ہو اور ٹہنی اوپر کو جائے تو وہ پھل نہیں بلکہ یہ فریب

اور دھوکا ہوگا۔ یوں ہی جس عالم دین میں علم کا صحیح پھل پیدا ہوگا وہ

تواضع اختیار کرے گا اور اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے گا اور اگر علم

دین حاصل کرنے سے غرور تکبر پیدا ہو جیسے کہ آج کل ہمارے

اندر غرور و تکبر و بڑائی ہے کہ میں ہی سب سے بڑا ہوں تو یہ علم

سراسر دھوکہ ہے سراب ہے۔ كم عالم متكبر

ستر التكبر علمه كم جاهل متواضع

ستر التواضع جهله

دعاء

یا اللہ تو ہمیں ایسا علم عطا کر جیسا تو نے امام الاولیاء سرکار داتا گنج بخش ہجویری کو عطا کیا جیسا تو نے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی کو عطا کیا جیسا علم تو نے سلطان الہند خواجہ غریب نواز کو عطا کیا جیسا علم تو نے امام ربانی مجدد الف ثانی ودیگر اولیاء کاملین کو عطا کیا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اور ایسے علم سے اپنی پناہ میں رکھ جو ہمیں تجھ سے دور کردے اور ایسے علم کی وجہ سے ہم عشق نفس کو عشق رسول کا نام دے رہے ہیں۔ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

تیرھواں عنوان

تصلب

اللہ والوں کا طریقہ ہے کہ وہ کسی بدعقیدہ سے نہیں ملتے۔ ہاں جہاں دیکھ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے دے گا یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے راہ راست پر آجائے گا وہاں ملاقات کر کے

ایسی نظر کرم ڈالتے ہیں کہ وہ گمراہی چھوڑ کر راہ راست پر آجاتا ہے۔ مندرجہ ذیل واقعات مندرجہ بالا نظریہ کی روشن دلیل ہیں۔

﴿۱﴾

رجب المرجب ۱۴۱۶ھ کے اوائل میں فقیر کے ہاں مولانا نذیر احمد صاحب قادری خطیب تحصیل باغ آزاد کشمیر سے مولانا گل محمد عتیقی کی معیت میں تشریف لائے اور مندرجہ ذیل کرامت سنائی۔

فرمایا کہ میں اور میرا بڑا بھائی ہم دونوں غیر مقلد وہابی تھے اور جب حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے تو حضرت مولانا سید زبیر شاہ صاحب نے ہم دونوں بھائیوں کو محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا یہ دونوں وہابی ہیں ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ سن کر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا مولانا میں اور آپ رہیں یا نہ

رہیں یہ دونوں راہ راست پر آئیں گے اور یہ دین کا خوب کام کریں گے۔ یہ بیان کر کے مولانا نذیر احمد قادری زید مجدہ نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین اب ہم سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دین کا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ تحصیل باغ میں متعدد مساجد جو کہ غیروں کے قبضہ میں جا چکی تھیں میں نے وہ واپس لی ہیں اور یہ سب حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی دعا برکت کا نتیجہ ہے اور یہ آپ کی کھلی کرامت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

یوں ہی بیسیوں طلبہ جو کہ بدعقیدہ ہوتے اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تو آپ ان سے ملتے تھے کیونکہ وثوق ہوتا تھا کہ یہ یہاں رہ کر صحیح العقیدہ ہو جائیں گے۔ واللہ الہادی ونعم الوکیل۔

﴿۲﴾

جب آپ علیل ہوئے تو فقیر کے بڑے بھائی مولانا الحاج محمد منشاء صاحب مدظلہ جو کہ اس وقت چک ٹوانہ سمندری روڈ میں

خطابت کی خدمت انجام دے رہے تھے انہوں نے عرض کیا حضور
کچھ دنوں کیلئے ہمارے ہاں قیام فرمائیں وہ جگہ گاؤں ہے وہاں کی
آب وہوا موافق رہے گی۔ یہ سن کر آپ خوش ہوگئے اور چک نوانہ
تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ تانگہ میں بیٹھے تھے فقیر بھی پچھلی
نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ تانگہ روڈ پر کسی کے انتظار کیلئے رک گیا تو
ایک سنی مولوی صاحب خوشی خوشی ملنے کے لئے آرہے تھے دیکھ کر
برادر مکرم نے عرض کیا حضور یہ مولوی صاحب ہیں تو سنی مگر ہر کسی
سے مل لیتے ہیں اتنے میں وہ مولوی صاحب قریب پہنچ گئے اور
دونوں ہاتھ مصافحہ کیلئے بڑھا دیئے مگر آپ نے دونوں ہاتھ بغلوں
میں دبالئے اور فرمایا چونکہ آپ ہر کسی سے ملتے ہیں اس لئے فقیر
آپ سے مصافحہ نہیں کرسکتا۔ یہ تھا تصلب اور مسلک کی پختگی۔

﴿۳﴾

آپ نماز عید بوہڑانوالی گراؤنڈ میں پڑھایا کرتے تھے اور
ایک عظیم اجتماع ہوا کرتا تھا۔ ایک سال نماز عید کے موقع پر

فیصل آباد کا ڈپٹی کمشنر جو کہ مسلکاً شیعہ عقائد رکھتا تھا اور آپ کا نیاز
مند بھی تھا مگر اس سے قبل کبھی آپ سے ملاقات نہ ہوئی تھی وہ بھی
نماز عید کے لئے بوہڑانوالی گراؤنڈ میں پہنچا اور جب نماز عید کے
بعد احباب ملاقات اور زیارت کیلئے حاضر ہورہے تھے اور مصافحہ
کررہے تھے ڈپٹی کمشنر صاحب بھی زیارت کیلئے حاضر ہوئے کسی
نے ڈی۔سی صاحب کو آتے ہوئے دیکھ کر عرض کیا حضور یہ
ڈی۔سی صاحب آرہے ہیں۔ جب ڈی۔سی صاحب آگے
بڑھے اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے تو آپ نے اپنے ہاتھ اپنی
بغلوں میں دبالئے اور فرمایا میں آپ سے مصافحہ نہیں کرسکتا۔
ڈی۔سی صاحب واپس چلے گئے۔ ازاں بعد آپ آبدیدہ ہوگئے
اور فرمایا تم لوگ کہتے ہوگے کہ سرداراحمد نے اس سے مصافحہ کیوں
نہیں کیا یہ بتاؤ کہ اگر میں اس سے مصافحہ کرلیتا تو کل قیامت کے
دن اگر حبیب خدا ﷺ مجھ سے پوچھ لیں کہ سرداراحمد مجھ سے
محبت بھی کرتے ہو اور میرے یار غار سے دشمنی کرنے والوں کے
ساتھ مصافحہ بھی کرتے ہو تو بتاؤ میرے پاس اس کا کیا جواب

ہوگا۔ یہ تھا تصلب اور مسلک کی پختگی۔

اس واقعہ سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ شیعوں کو کافر بھی کہتے ہیں اور ان کے جنازے بھی پڑھتے ہیں ان سے میل جول بھی رکھتے ہیں۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

چودھواں عنوان

کرامات

(۱)

ایک دفعہ چوہدری منیر احمد گوکھووال ضلع لائلپور اور ان کے احباب نے اپنے گاؤں میں جلسہ کا انتظام کیا اور آپ خطاب کیلئے گوکھووال تشریف لے گئے۔ حضرت صاحب کے ساتھ برادر مکرم حضرت مولانا حافظ احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ واپسی پر مولانا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر سے بیان کیا کہ جب وہاں عشاء کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان شروع ہوا تو بادل نے برسنا شروع کر دیا اور حضرت صاحب

رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ انور اوپر کی طرف کر کے کہا اے بادل ایک
مرتبہ جب میرے غوث غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ نے
بیان شروع کیا تھا تو تُو نے برسنا شروع کر دیا تھا۔ اس وقت غوث
اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ نے تجھ سے فرمایا تھا اے بادل ٹھہر جا
میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو بکھیرتا ہے۔ تو تو برسنے سے رک
گیا تھا۔ آج میں بھی اسی غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی
قدس سرہ کا غلام تجھے کہتا ہوں اے بادل رک جا تو بارش رک گئی
اور دو اڑھائی گھنٹے بیان ہوا بارش بالکل نہ ہوئی اور جب سیدی
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ دعاء سے فارغ ہو کر بیٹھک
میں جانے لگے تو اندر جانے تک بھیگ گئے حالانکہ بیٹھک قریب
ہی تھی۔ رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ دائمۃ۔
بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

(۲)

۱۳۸۲ھ میں جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اس وقت اخباروں میں یہ واقعہ بھی شائع ہو تھا۔ احمد آباد (بھارت) کے احباب اہل سنت نے جلسہ رکھا اور اس میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دی اس وجہ سے دوسرے لوگ بوکھلا گئے اور انہوں نے وہاں کے ڈی۔ سی صاحب کو مل ملا کر زبان بندی کے آرڈر کرالئے اور جب آپ جلسہ میں خطاب فرمارہے تھے اس وقت آرڈر کی تعمیل کرانے والے آگئے۔ آپ نے پیچھے کو چہرہ انور کر کے کچھ کہا اور فرمایا اگر تمہاری گورنمنٹ ہے تو ہماری بھی روحانی سرکار ہے ہم نے بھی استغاثہ کردیا ہے۔ چنانچہ دوسرا دن ہوا تو ڈی۔ سی صاحب وہاں سے تبدیل کردیئے گئے۔

(۳)

مولانا محمد احسن نظامی جو کہ آپ کے تلامذہ میں سے تھے
انہوں نے ایک کرامت لکھی جو کہ پمفلٹ کی صورت میں شائع
بھی ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ ایک وقت کسی بدعقیدہ مولوی سے
اختلافی مسائل میں سے کسی مسئلہ پر گفتگو ہوگئی میں نے دوران
گفتگو بخاری شریف کی ایک حدیث پاک کا حوالہ دیا تو مدمقابل
نے کہا مجھے وہ حدیث دکھاؤ میں نے بخاری شریف کی ورق گردانی
کی مگر حدیث پاک نہ مل سکی تو میں نے اس سے کہا میں کل یہ
حدیث پاک باحوالہ آپ کو دکھاؤں گا۔ رات بخاری شریف کی
ورق گردانی شروع کردی مگر بسیار جستجو کے باوجود مجھے وہ حدیث
پاک نہ مل سکی بڑی پریشانی لاحق ہوئی کہ کیا کروں اور کیا نہ
کروں۔ رات جب آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت
محدث اعظم پاکستان جلوہ افروز ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں
مولانا آپ پریشان کیوں ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور فلاں

حدیث پاک کا حوالہ دکھانا ہے مگر وہ حدیث پاک نہیں مل رہی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ارے بندۂ خدا (یہ آپ کا تکیہ کلام تھا) یہ بھی کوئی بات ہے۔ یہ حدیث پاک بخاری شریف کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ پر ہے۔ اس پر آنکھ کھل گئی میں جلدی سے اٹھا وضو کیا اور بخاری شریف کو کھولا تو اسی جلد اور اسی صفحہ پر وہ حدیث پاک مل گئی اور ساری کوفت جاتی رہی۔ صبح کو میں نے اپنے مدمقابل کو وہ حدیث پاک دکھادی اور معمہ حل ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

یہ ہے اولیاء کرام کی باعطاء اللہ امداد جس سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ رضی عنہ مولاہ الکریم وافاض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔ (فقیر ابوسعید غفرلہ)

پندرہواں عنوان

جاذبیت

(۱)

فقیر جب جامعہ رضویہ میں جاتا اور تدریس و افتاء کی

خدمات انجام دیتا تو سارا دن دل باغ باغ اور بے فکر رہتا۔ خواہ
سارا دن سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے
بہرہ ور نہ ہوتا اور اگر آپ کہیں باہر تشریف لے جا چکے ہوتے تو
دل متفکر اور مغموم سا رہتا اور آج تک یہ عقدہ حل نہ ہوا کہ کیوں۔
ایک دن فقیر کی حضرت مولانا الحاج معین الدین ناظم جامعہ قادریہ
رضویہ دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات ہوئی اور اسی بات پر گفتگو
چل نکلی آپ نے بھی فرمایا یہی حال ہمارا ہوتا تھا۔

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

(۲)

فقیر کے برادر مکرم مولانا الحاج الحافظ محمد حنیف صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے جب جامعہ رضویہ سے فراغت کی سند حاصل کی تو
از راہ شوق سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا
مجھے بھی تدریس کا شوق ہے اگر کچھ اسباق پڑھانے کیلئے عنایت
ہوں تو زہے نصیب۔ آپ نے کچھ اسباق پڑھانے کے لئے

دیئے اور ساتھ پانچ روپے ماہوار وظیفہ بھی مقرر فرمایا۔ زاں بعد ۱۹۵۲ء میں برادر مکرم حضرت حاجی صاحب حضرت مولانا عنایت اللہ خطیب سانگلہ ہل (رحمۃ اللہ علیہما) کی معیت میں بذریعہ بحری جہاز حج کے لئے گئے راستہ میں دوسرے نظریات والوں کے ساتھ بحث مباحثہ ہوتا رہا جس سے حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب بہت متاثر ہوئے۔ واپسی پر حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے سانگلہ ہل میں دینی درسگاہ بنائی ہے اور مجھے وہاں ایک مدرس کی ضرورت ہے اور میرا شوق ہے کہ مجھے مولانا حاجی محمد حنیف صاحب مل جائیں۔ دارالعلوم سے ان کی ماہوار خدمت چالیس روپے ہوا کرے گی اور مولانا صاحب یہ عرض کر کے چلے گئے اور جب صبح برادر مکرم حضرت حاجی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ جامعہ میں حاضر ہوئے تو سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بلایا اور بڑے میٹھے انداز میں فرمایا حاجی صاحب مولانا عنایت اللہ صاحب آپ کے بہت مداح ہیں اور وہ

چاہتے ہیں کہ آپ کو اپنے ہاں بحیثیت مدرس کے لے جائیں اور وہ آپ کی ماہانہ خدمت چالیس روپے کیا کریں گے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ سن کر حضرت حاجی صاحب نے عرض کیا حضور اگر حکم ہو تو انکار نہیں ورنہ آپ کا در چھوڑ کر جانا منظور نہیں۔ اس پر سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بہت متاثر ہوئے اور فرمایا بس آپ یہیں پڑھائیں اور پھر آپ نے حضرت حاجی صاحب کا ماہوار وظیفہ پانچ کی بجائے دس روپے ماہوار کر دیا۔

والحمد للہ رب العالمین۔

قابل غور بات ہے کہ پانچ اور چالیس میں کتنا فرق ہے اور اس زمانہ کے چالیس روپے آج کے ہزاروں سے بھی مالیت میں زیادہ ہوں گے لہذا چالیس پر پانچ کو ترجیح دینا اسی جاذبیت کا کرشمہ ہے۔ اللھم نور مرقدہ وافض علینا من فیوضانھم وبرکاتھم۔

سولہواں عنوان

﴿نصائح﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ
ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین۔ امابعد!

عموماً دینی درسگاہوں میں جب طلبہ فنون سے
فارغ ہو جاتے ہیں تو آخر میں حدیث پاک کا درس دیا جاتا ہے۔
اس کو دورہ حدیث شریف کہا جاتا ہے اس میں عموماً حدیث پاک کی
چھ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تھا کہ
جلسہ دستار فضیلت سے ایک یا دو دن پہلے بخاری شریف ختم
کراتے اور اس آخری درس (سبق) میں طلبہ کو نصیحتیں فرماتے جو
کہ کم وبیش مندرجہ ذیل قسم کی ہوتیں۔

فرماتے مولوی صاحبان آج تم طالب علم ہو اور کل

تمہارے سروں پر دستار فضیلت باندھی جائے گی اور کل سے تم عالم دین کہلاؤ گے۔ کل سے تمہارے اوپر کچھ نئی ذمہ داریاں عائد ہوں گی دیکھنا کہیں اللہ تعالی کے پیارے حبیب ﷺ کا دامن نہ چھوٹ جائے۔ سچے عشق کی آبیاری کرنا کہیں طمع اور لالچ میں نہ آجانا ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے اور اگر تم نے دامن مصطفی ﷺ تھامے رکھا تو دنیا تمہارے قدموں میں ذلیل ہو کر آئے گی۔

نیز فرماتے بعض علماء جلسوں میں تقریر کے لئے جاتے ہیں تو لالچ میں آجاتے ہیں اور جلسہ کرانے والوں سے زیادہ روپوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایسے علماء عاشق رسول نہیں بلکہ وہ عاشق زر ہیں۔ ایسا کرنے سے وقار ختم ہو جاتا ہے۔ دین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور گاہ گاہ آپ تمثیل بھی بیان فرماتے۔ مثلاً یہ کہ کہیں عظمت رسول ﷺ کا جلسہ ہوا اس جلسہ کو سننے کے لئے دوسرے گاؤں سے بھی لوگ آئے اور جب جلسہ سن کر واپس گئے تو از روئے محبت رسول ﷺ آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ دیکھو بھئی یہ کتنا اچھا کام تھا لوگوں کے دلوں میں دین کی عظمت اور رسول اللہ ﷺ کی محبت

پیدا ہوئی ہے۔ یہ سن کر ایک بولا کہ ہم بھی ہمت کریں اور ہم بھی اپنے گاؤں میں ایسا جلسہ کرائیں۔ ایک بولا میں ایک روپیہ دیتا ہوں دوسرے نے کہا میں آٹھ آنے دیتا ہوں پھر کسی نے کم کسی نے زیادہ دینا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ جلسہ کرانے کیلئے پونجی جمع ہوگئی۔ زاں بعد ایک بولا میں لائل پور سے کسی اچھا بیان کرنے والے عالم دین سے تاریخ لے کر آتا ہوں۔ تاریخ مل گئی اور وقت مقرر پر وہ صاحب دوبارہ اپنے گاؤں سے آئے اور مولانا کو ساتھ لے کر فرسٹ کلاس کے ڈبہ میں بٹھا کر لے گئے وہاں مولانا کو کھلایا پلایا اور پھر بڑی دھوم دھام سے جلسہ ہوا۔ بعد میں جب مولانا کی گاؤں والوں نے مالی خدمت کی تو مولانا بگڑ گئے کہ یہ تھوڑے ہیں زیادہ دو۔ تو اے مولوی صاحبان بتاؤ کہ سچا عشق رسول ان دیہاتیوں میں ہے یا کہ بیان کرنے والے عالم دین میں۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ عالم دین میں عشق رسول نہیں بلکہ عشق زر ہے۔ لہذا بچو بچو تم ایسے مت ہو جانا۔

﴿واقعہ﴾

فقیر ابوسعید غفرلہ کے پاس کسی گاؤں سے ایک مولوی
صاحب بنام محمد طفیل آئے اور انہوں نے واقعہ سنایا کہ فلاں گاؤں
میں ایک زمیندار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ان لوگوں نے پروگرام بنایا
کہ ہم کوئی تماشا کرائیں مجھے پتہ چلا تو میں ان کے ہاں پہنچ گیا اور
انہیں سمجھایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے تو تمہیں چاہیے
کہ تم شکرانہ کے طور پر میلاد شریف کراؤ یہ تماشے وغیرہ ناجائز کام
کیوں کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہمیں چونکہ پتہ نہیں کہ میلاد
شریف کیسے کرایا جاتا ہے لہذا انتظام تم کرو اور خرچہ ہم دیتے
ہیں۔ یہ سن کر میں خوشی خوشی لائلپور آیا اور ایک عالم دین سے تاریخ
لی اور ان کو دس روپے کرایہ کے طور پر پیش کیا اور پھر جا کر دریاں
شامیانے لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام کیا اور مقررہ دن پر لائل پور پہنچ
کر مولانا صاحب کو ساتھ لے کر پھر اپنی طرف سے گاڑی کا کرایہ
دے کر لے گیا اور مولانا صاحب نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر خوب
دھواں دھار تقریر کی اس تقریر کے دوران اسی ۸۰ روپے مولانا

صاحب کو عوام الناس کی طرف سے ہوگئے۔ جلسہ ختم ہوا تو مولانا نے فرمایا مجھے فارغ کرو میں نے جانا ہے۔ میں نے کہا چلیں میں آپ کو گاڑی پر بٹھا آتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا میری خدمت بھی کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو سٹیج پر اسی ۸۰ روپے خدمت ہوگئی ہے (اس زمانہ کے اعتبار سے اسی روپے کافی خدمت تھی) مگر مولانا نے فرمایا وہ تو میری ہمت ہے گھر والے علیحدہ خدمت کریں میں نے اہل خانہ سے کہا تو انہوں نے بادل ناخواستہ کچھ اور خدمت کی میں نے لاکر مولانا صاحب کی خدمت میں پیش کی تو مولانا نے فرمایا یہ تھوڑے ہیں۔ میں نے دوبارہ جا کر گھر والوں سے کہا تو وہ گرم ہوگئے اور کچھ روپے دے کر کہا یہ لے جا کر مولوی کو دو وہ لیتا ہے تو لے نہیں لیتا تو جائے اور ساتھ یہ بھی سن لے کہ آئندہ ہمیں میلاد شریف کا مشورہ مت دینا ہمیں اس سے بھانڈوں کا تماشا ہی بہتر ہے۔

فقیر ایسے علماء کرام سے مؤدبانہ سوال کرتا ہے کہ یہ کون سا عشق رسول ﷺ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عشق رسول نہیں بلکہ عشق زر

ہے۔ اور یہ سراسر دین کی بربادی ہے۔ اللہ ہمیں حرص اور لالچ سے بچائے۔ آمین۔

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

سترہواں عنوان

﴿جنازہ مبارکہ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد!

سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بتاریخ یکم شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء جمعہ ہفتہ کی درمیانی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر کراچی میں ہوا اور پھر وہاں سے آپ کا تابوت مبارک بذریعہ ٹرین فیصل آباد لایا گیا۔

جب ریل گاڑی فیصل آباد کے اسٹیشن پر پہنچی تو بہت بڑا ہجوم تھا اور پھر جب اسٹیشن سے جامعہ رضویہ کے لئے جنازہ

مبارک کو روانہ ہونے والا تھا تو ہجوم کی وجہ سے تابوت مبارک کے ساتھ بانس باندھ دیئے گئے تا کہ عقیدت مندوں کو کندھا دینے کی سعادت نصیب ہو جائے لیکن ہجوم اتنا تھا کہ باوجود بانس باندھنے کے بے شمار لوگ کندھا دینے سے محروم رہ گئے اور جب تابوت مبارک کچہری بازار پہنچا تو ہزاروں لوگوں نے دیکھا کہ تابوت مبارک پرنور کی بارش ہو رہی ہے اور وہ بارش سر کی آنکھوں سے باسانی دیکھی جاسکتی تھی اور یہ اتنی مشہور ترین بات تھی کہ اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ میرے لخت جگر الحاج مولوی محمد افضل سلمہ کا بیان ہے کہ میں اس وقت بچہ ہی تھا لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے وہ نور کی بارش دیکھی میں سوچنے لگ گیا کہ یہ کیسی بارش ہے۔ نیز گذشتہ ہفتہ فقیر نے صبح نماز فجر کے بعد درس کے دوران جامع مسجد گلزار مدینہ محمد پورہ میں یہ واقعہ بیان کیا تو کچھ احباب کھڑے ہو گئے کہ بحمدہ تعالیٰ ہم نے بھی وہ نور کی بارش دیکھی تھی۔

الحمدللہ رب العالمین یہ ایسا بدیہی امر ہے کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں رہی۔

اور پھر دھوبی گھاٹ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں جنازہ پڑھا گیا اور جنازہ مبارکہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ صحیح طور پر ہو ہی نہیں سکا۔ بڑی عمر والے بوڑھے لوگوں کا یہ تاثر تھا کہ لائلپور کی تاریخ میں اتنا بڑا ہجوم دیکھنے میں نہیں آیا۔

نیز یہ کہ کئی دوسرے عقائد کے حامل علماء نے بھی شرکت کی۔

حاجی سراج دین صاحب ساکن محمد پورہ نے بیان کیا میرے قریب ہی مولوی تاج محمود صاحب دیوبندی بھی کھڑے تھے نماز کے بعد میں نے پوچھا مولانا آپ یہاں کیسے آگئے تو مولوی صاحب موصوف نے جواباً کہا اگرچہ ہمارا نظریاتی اختلاف تھا مگر یہ محدث بے مثال تھے اس لئے میں بھی جنازہ میں شریک ہوا ہوں۔

اور یہ میرے (ابوسعید غفرلہ کے) شیخ مکرم سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی دربار الٰہی میں مقبولیت کا مقام ہے۔

رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ دائمۃ الی یوم الدین۔

محتاج دعاء

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ

۲ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ

مصنف کی دیگر تصانیف

(۱)

آب کوثر

یہ کتاب درود پاک کے فضائل و برکات پر مشتمل ہے اور یہ کتاب نہایت ہی ایمان افروز ہے۔

اس کتاب کی دربار الٰہی میں ایسی مقبولیت ہے کہ صرف اس کتاب کے تقسیم کرنے سے بہت سارے لوگوں کے وہ کام جو کہ انجام پذیر ہونے کا نام ہی نہیں لیتے تھے اس کتاب کو تقسیم کرنے سے انجام پذیر ہوگئے۔ ان میں سے پچیس واقعات ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں اور مصنف نے ان واقعات کو کتاب "آب کوثر کی کہانی مصنف کی زبانی" میں قلمبند کر کے شائع کر دیا ہے۔

(صفحات ۲۸۸، قیمت ۱۱۰ روپے)

(۲)

البرھان

یہ کتاب رحمت کائنات باعث ایجاد عالم ساقی کوثر شافع

مشتمل حبیب خدا ﷺ کے معجزات پر مشتمل ہے اس کتاب کی احادیث واہمیت کا اندازہ اس پر علماء کرام کے تاثرات سے کیا جاسکتا ہے۔ (صفحات ۵۲۸، قیمت ۲۵۰ روپے)

(۳)

ولایت

اس کتاب کے تین باب ہیں۔ باب اول ولایت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے۔ باب دوم ولایت کا مستحق کون ہے؟ اس باب کے پڑھنے سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ کسی بدعقیدہ اور کسی بے ادب کو ولایت مل ہی نہیں سکتی خواہ وہ ہزاروں سال عبادت کرے اور اس بات کو دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے پڑھ کر دیکھیں۔ تیسرا باب ولایت کے ثمرات کیا ہیں یعنی کرامات۔

(صفحات ۳۱۵ قیمت ۱۴۰ روپے)

(۴)

﴿محدث اعظم پاکستان پر الزام اور اسکا جواب﴾

یہ کتاب ایسی مفید باتوں پر مشتمل ہے جو کہ مسلمانوں کو دونوں جہان میں سعادت مند کردیں۔ (صفحات ۵۰، قیمت ۲۵ روپے)

(۵)

﴿خلیفۃ اللہ﴾

اس کتاب میں خلافت الٰہیہ کا بیان اور کرامات اولیاء کرام کا ایمان افروز بیان ہے۔

(صفحات ۴۳۹، قیمت ۱۸۵ روپے)

(۶)

﴿مقالات امینیہ جلد اول﴾

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتابوں پر مشتمل ہے:

(۱) عظمت مصطفےٰ ﷺ

یہ کتاب اولیاء کرام کے دربار بھی مقبول ہے۔

(۲) حاضر وناظر رسول ﷺ

اس کتاب کے مطالعہ سے معترضین کے اعتراضات کافور ہوجاتے ہیں نیز شکوک واعتراضات کے دفعیہ کیلئے ایک لاجواب ہے۔

(۳) توحید وفرقہ بندی

اس کتاب میں توحید کا ایسا بیان کیا گیا ہے کہ اللہ والوں کی توحید نکھر کر سامنے آجاتی ہے اور اس کے مطالعہ سے مسلمان اپنی قبر کو جنت کا باغ بنا سکتے ہیں۔

(۴) ردشمس

اس کتاب میں سید العالمین رحمت کائنات ﷺ کے اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس لوٹ آیا اور حیدر کرار باب مدینہ علم فاتح باب خیبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی نماز ادا کی اس معجزہ کو دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔

(۵) سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ

(۶) جنتی گروہ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ جنت کا حقدار کون ہے؟

(۷) فتوٰی یارسول اللہ

اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ علماء دیوبند کے اکابر کے عقائد کیا تھے اور موجودہ دور کے علماء کے کیا عقائد ہیں۔

(۸) بائیکاٹ کی شرعی حیثیت

(۹) نسبت

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ والوں کے ساتھ نسبت کے دونوں جہان میں کیسے کیسے انعامات ہیں۔

(۱۰) یزید کون تھا؟ (۱۱) ادب کی اہمیت

(صفحات ۵۵۱، قیمت ۲۲۰ روپے)

(۷)

﴿مقالات امینیہ جلد دوم﴾

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

(۱) نماز کی اہمیت (۲) خسارہ (۳) الفوز الکبیر

(۴) سود خور کا انجام (۵) الانتباہ (۶) دینی مدارس اور ہم

(۷) دو گھر: اس کتاب کے مطالعہ سے پریشان حال احباب کیلئے سکون و راحت کا سامان ہے۔

(۸) دو خزانے (۹) داڑھی کی اہمیت

(۱۰) مابعد الموت (صفحات ۵۰۶، قیمت ۲۲۰ روپے)

(۸)

﴿مقالات امینیہ جلد سوم﴾

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

(۱) مقام مصطفےٰ ﷺ

اس کتاب کے مطالعہ سے عظمت مصطفےٰ ﷺ کی طرف راہنمائی ملتی ہے اور اہل زیغ کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہوتا ہے نہایت ہی ایمان افروز کتاب ہے۔

(۲) فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ سید العالمین ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما دونوں جنتی ہیں۔

(۳) حمایت رسول ﷺ

اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

(۴) خاتم النبیین ﷺ (۵) احباب کے نام کھلا خط

(۶) عطاء حق (۷) سنت مصطفےٰ ﷺ کی اہمیت

(۸) حکم الضعاف ضعیف روایات کی شرعی حیثیت

(۹) دعاء بعد نماز جنازہ (۱۰) ناصحانہ اپیل

(۱۱) نظر بد (۱۲) تعارف تقویۃ الایمان

(۱۳) فضائل نکاح

(۱۴) راہ نجات: اس کتاب کی اہمیت کا پتہ اس پر علماء کرام کے تاثرات سے چلتا ہے۔

(صفحات ۶۱۸، قیمت ۲۳۰ روپے)

(۹)

﴿مقالات امینیہ جلد چهارم﴾

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

(۱) عظمت نام سید المرسلین ﷺ یہ فارسی زبان میں ہے۔

(۲) ایمان کے موتی (۳) تذکرہ شاہ نقشبند قدس سرہ
(۴) برکات آب کوثر (۵) نصیحت برائے اولاد واحباب
(صفحات ۵۸۰، قیمت ۲۲۰ روپے)

(۱۰)

مقالات امینیہ جلد پنجم

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

(۱) میلاد مصطفیٰ ﷺ (۲) میلاد سید المرسلین ﷺ
(۳) سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
(۴) حقوق الزوجین (۵) برزخی زندگی (اولیاء کرام زندہ ہیں)
(۶) توکل علی اللہ (۷) فضائل شکر (۸) مال و دولت
(۹) نصیحت حصہ سوم (۱۰) زکاۃ کے متعلق فتویٰ (۱۱) طلاق ثلاثہ
(صفحات ۵۵۸، قیمت ۲۳۰ روپے)

(۱۱)

مقالات امینیہ جلد ششم

یہ کتاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

(۱) عورت کا مقام (۲) خیر خواہی (۳) داڑھی کی اہمیت
(۴) شفاعت (۵) شرفِ امت

یہ مندرجہ بالا دونوں کتابیں نہایت ہی ایمان افروز ہیں۔

(۶) دعوتِ فکر (۷) برکاتِ محافل درود شریف
(۸) حقوق العباد (۹) سعی السعید
(۱۰) عذاب الٰہی کے محرکات (۱۱) قوم کے نام اہم پیغام
(صفحات ۵۲۶، قیمت ۲۴۰ روپے)

☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کا پتہ:

☆ **مکتبہ صبح نور** پیپلز کالونی فیصل آباد
☆ **مکتبہ سلطانیہ** محمد پورہ فیصل آباد

فرمودات

حضور فقیہِ عصر زید اقبالہ

(1) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے دوست ہیں لہٰذا بُروں کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکوں کے ساتھ دوستی اور ہم نشینی رکھو۔

(2) تمام عبادتوں کی جڑ اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علم دین پڑھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر دوسروں کو پڑھانا ہے۔

(3) اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا علاج محتاجوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔

(4) عقل مند وہ ہے جو مرنے سے قبل (قبر و آخرت) کیلئے تیاری کرے۔

(5) جو شخص بُرے شخص بُرے کے ساتھ میل میلاپ رکھے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔

(6) اگر کوئی بزرگ فوت ہو جائے تو اس کے بال بچوں (اہل خانہ) کا بھی ادب کرے۔

(7) دین کی تابعداری کو اپناؤ خواہ سارا جہان ناراض ہو جائے۔

(8) جو شخص رات کے پہلے حصہ میں جاگے اور آخری حصہ میں سو رہے وہ بڑا بد قسمت ہے۔

(9) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

(10) ہو سکے تو کسی کا بھلا کرو ورنہ بلاوجہ شرعی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ خیر الناس من ینفع الناس

(11) سب وظیفوں سے بڑھ کر وظیفہ درود پاک ہے۔

(12) ہمیشہ سچ بولو جھوٹ نہ بولو۔

(13) صحت اور تندرستی کو غنیمت جانو۔

(14) جب کوئی مصیبت آجائے تو بزرگانِ دین خصوصاً شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکلیفوں کو یاد کرو، مصیبت ہلکی ہو جائے گی۔

(15) ہمیشہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دو کیونکہ کافر اور دنیادار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(16) رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو سب محبتوں اور عظمتوں پر ترجیح دو اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ایمان نقش کر دے گا۔

(17) جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت یعنی ولیوں کی جماعت کے خلاف ہو۔ اس کی ہزار سالہ عبادت کو مچھر کے پَر کے برابر بھی نہ جانو۔

(18) عورت پر سب سے بڑا حق خاوند کا ہے۔



محمد امین